**ہمارے ساتھ شامل ہونے اور پیروی کرنے کے لئے اسکین کریں (واٹس ایپ چینل)**



## ***حضرت صدیق ابوبکر***

## ***(رضی اللہ عنہ)***

**حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ یک عظیم شخصیت کے مالک تھے. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کی دنیا س رخصتی کے باد پہلے خلیفہ بنائے گئے. حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ سبسے افضل صحابی تھے. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہکو اپنا رازدار اور ساتھی بنایا اور آپ صلى الله عليه وسلم سبسے زیادہ محبت حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ س کرتے تھے.**

#### HAZRAT ABUBAKR SIDDIUE R.A KA NAAM O NASAB

**اپکا نام عبداللہ بن ابی قحافہ بن عامر بن عمر تھا. آپکا نسب چھٹی (6تھ) پیڑھی (جنریشن) م اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے نسب س ملتا تھا.**

* **آپکے والدین : انکے ولید کا نام عثما تھا اور کنیات ابو قحافہ تھی انکی والدا کا نام سلمی بنٹ سخر اور کنیات عمول خیر تھی.**
* **ولادت (برتھ) : آمول فیل (ہتھیوں کے سال) کے تیسرے سال آپکی مکا م پیدایش ہوئی. آپ اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س قریب 2.5 سال چھوٹے تھے.**
* **کنیت: آپ کی کنیت ابو بکر تھی بکر سے مراد اونٹ کا جوان بچہ ہے۔ آپ کو یہ نام نوجوان اونٹوں کے ساتھ اپنی طویل وابستگی کی وجہ سے ملا ہے۔**

**کنیات – اپنے پہلے بچے کے نام س خود کو نسب کرنا یا جسکے ساتھ انسان زیادہ رہتا تھا اس پر اپنا نام رکھتا تھا)**

#### **LAQAB : APKE 4 LAQAB THE**

1. **عتیق : انکا نسب بہوت صاف ستھرا اور آلا تھا اسلئے انکا لقب اتیک پڑا.**
2. **صدیقی : حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کی سچھائی کو منا اور آپکی ہر باط کو سچ کہا اسلئے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کو ی لقب دیا.3.**
3. **اس- صاحب : سورہ توبہ : 40 م اللہ ت'علا نے آپکو صاحب (ساتھی) کے نام س بلایا.4.**
4. **خلیفتور رسول : اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے باد آپنے حکومت سنبھالی اسلئے آپکو خلیفتور رسول کہا جاتا ہائی.**

#### **آپکا حلیہ (سورت)**

**آپ گورے اور بہت خوبصورت تھے، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملتے جلتے تھے اور آپ کا جسم بہت اچھی ساخت کا تھا، نہ تو بہت موٹا تھا اور نہ ہی بہت پتلا تھا۔**

##### **آپ کی بیوی اور بچے**

**آپ کی چار بیویاں اور چھ بچے، تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔**

###### **(1) قتیلہ بنت عبد العزا**

**انس حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کی ڈو اولادیں ہوئیں**

**1. عبد اللہ**

**2. عاصمہ**

###### **ام رومان بنت عامر**

**حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دو بچے تھے۔**

**i. Hazrat Ayesha رضی اللہ عنہا**

**عبد الرحمن دوم**

###### **3. اسماء بنت عمیس**

**1 بیٹا ہوا محمد**

###### **4. حبیبہ بنت خرجہ**

**inse ek beti huiume kulsum**

### 

#### **حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

**حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کا کردار وہی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جاہلیت کے زمانے میں فرمایا تھا۔ آپ کی خوبیاں۔**

**i) Milansaar**

**ج) تعلقات**

**ئی) غریبوں کے مددگار**

**ایو) بیواؤں اور مسکین کے مددگار**

**(۵) وہ لوگ جو ظالم کے خلاف کھڑے ہوتے ہیں**

**وی) مظلوم کی مدد کرنے والے**

**وی) قریش کے سردار**

**وی) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کو بہترین مشورے دینے والے.**

**9) کبھی شراب نہ پییں۔**

**ژ) اللہ کے سوا کیسی اور کا سجدہ نا کیا.**

**xi) بہٹreen تاجر (کاروباری آدمی)**

#### **حضرت ابوبکر صدیق (ر.آ) کی شخصیت**

**جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کا ایمان قبول کر لیا اور لوگوں نے انہیں ہراساں کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے مکہ چھوڑنا شروع کر دیا۔ راستے میں میری ملاقات ایک شخص ابن دوغنہ (کافر) سے ہوئی اور اس سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل مکہ مجھے تکلیف دیتے ہیں اس لیے میں مکہ چھوڑ رہا ہوں۔ اس شخص نے کہا کہ تم مکہ نہ چھوڑو، تم ایک عظیم انسان ہو، غریبوں کے مددگار ہو۔ اس شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدد کی اور انہیں واپس مکہ لے آیا اور قریش سے کہا کہ میں نے انہیں عزر دیا ہے، انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائے۔ قریش نے ابن دوغنہ سے کہا کہ ان سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں جو عبادت کرنا چاہتے ہیں کریں، باہر کچھ نہ کریں، ہم انہیں پریشان نہیں کریں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن کو اپنی مسجد بنایا اور وہاں نماز پڑھتے اور قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ قرآن پڑھتے تو مکہ کی عورتیں اور بچے قرآن سننے کے لیے جمع ہو جاتے۔ جب قریش نے ابن دغنہ سے شکایت کی تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم صحن میں نماز نہ پڑھو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابن دوغنہ سے کہا کہ میں آپ کی حمایت واپس کرتا ہوں، اللہ میری مدد کرے گا اور وہ اپنے صحن میں نماز پڑھتے رہے۔**

###### **(صحیح بخاری: 2178)**

### 

#### **HAZRAT ABUBAKR R.A ISLAM KE DOUR ME**

##### **1. سبسے پہلے مسلمان ہونے والے**

**حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ ان لوگوں م س تھے جو سبسے پہلے ایمان لائے اور اللہ کے نبی کی تصدیق کی.**

##### **2. توحید**

**حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد آپ کو بٹ کی عبادت کے لیے لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بت سے کہا کہ یہ کھانا رکھا ہوا ہے، کھاؤ، دکھادو، وہ نہ کھا سکا۔ پھر اس نے کہا کہ یہ وہ کپڑے ہیں جو اس نے پہنے تھے اور وہ نہیں کر سکا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پتھر پھینک کر بٹ گرا دیا اور اپنے والد سے کہا کہ وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا، ہم اسے کیسے بچائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی اور کو سجدہ نہیں کیا۔**

##### **3. اسلام کے سبسے پہلے دا'ی**

**کچھ صحابہ نئے مسلمان ہیو حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س ضد کیا کی ہم خول کر دعوت ڈینیج اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے ایسا کرنے س منا کیا لیکن و نا مانے اور حرم م جا کر توحید کی دعوت دینے لاگے. کفر-ی-مکا حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہکو مارنے لاگے. اتنا مارا کی حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہکا پورا چہرہ سوج گیا اور و بہوش ہو گئے. انکے رشتیدار انکو لی کر غر آئے. ہوش آنے پر انکی والدا نے پوچھا ابوبکر کیسے ہو? حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ بولے میری چھوڑو ی بتاؤ اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کیسے ہیں? اور کہا جب تک اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کی خبر نہی ایگی نا یک لقمہ خانہ کھاونگا اور نا یک قطرہ پانی پیونگا جب والدا خبر لائیں کی آپ صلى الله عليه وسلم خیریت س ہیں تو انہونے کہا کی مجھے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے پاس لی چلو بدی مشکلوں کے ساتھ انکو اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے پاس پہنچایا گیا. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے انکو خوب دعائے دین.**

##### **4. حجرات کے سفر اور گھار م آپ صلى الله عليه وسلم کے ساتھی تھے.**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دوسرے صحابہ کے ساتھ ہجرت کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ کا ساتھ ملے گا؟ تو نے تم سے کہا: ہاں تم میرے ساتھ رہو گے۔**

##### **5. آپ اپنی جگہ 17 نامجین کی تعلیم دینے جا رہے ہیں جو آپ کی جگہ پرت اللہ تعالیٰ کے دربار میں پڑھائیں گے۔**

**جب اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم شدید بیمار ہو گئے اور آپ م طاقت نا بچی کی مسجد جا کر نماز پڑھا سکیں تو آپنے اپنی جگہ حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کرنے کے لیے چنا.**

##### **6. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے باد اسلام کے پہلے خلیفہ**

**ثقیفہ بانی سعیدہ م صحابہ أ کرم نے انکے ہاتھ پر بیط کی اور اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے باد انکو اپنا خلیفہ چنا.**

#### **HAZRAT ABUBAKR R.A KA KHALEEFA BANAYA JAAN**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے دنیا س رخصت ہو جانے کے باد صحابہ-ی-کرم ثقیفہ بانی سائدہ کے مقم پر بیٹھ گئے. سبکو فکر تھی کی ہمارا ذمیدار کاؤں ہوگا. حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو ڈونو ثقیفہ بانی سائدہ پہنچے. حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابہ-ی-کرم س کہا کی جنسے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم دین م ہماری امامت کے لیے راضی تھے کیا ہم انہے اپنی دنیا کا امام نہی بنا سکتے!! حضرت عمر نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہکے ہاتھ پر بائ'ات کی اور سارے صحابہ-ی-کرم نے انکے ہاتھ پر بائ'ات لی اور حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہکو اپنا خلیفہ بنایا.**

#### **KHILAFAT KE BAAD HAZRAT ABUBAKR R.A KA KHUTBAH**

**حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بین تو انہونے یک خطبہ دیا جسمے آپنے ارشاد فرمایا : مین ٹم پر امیر بنایا گیا ہن, جبکی مین توم سبسے بہتر نہی ہن. اگر مین اچھے کام کارون تو میری مدد کرنا, اور اگر غلط کارون تو مجھے سدھارنا. سنو سچھائی یک امانت ہائی, اور جھوٹھ خیانت ہائی. توم جو سبسے کمزور ہائی و میرے نزدیک سبسے بدا ہائی اور جب تک کی مین یوس اسکا حق نا دلا ڈن خاموش نہی بیتھونگا اور توم جو سبسے زیادہ طاقتور ہائی و میری نظر م سبسے کمزور ہائی جب تک اسے حق لیکر کمزوروں تک نا پہنچا ڈن. ے لوگوں سنو جب کوئی قوم جہاد کو چھوڑ دیتی ہائی اللہ یوس رسوا کر دیتا ہائی (جہاد : حق کے قیام کی کوشش) اور جب کوئی قوم فحاشی (بہیائی) کو عام کرتی ہائی اس پر اللہ کا عزاب آتا ہائی. جب تک مین اللہ اور اسکے رسول کی ایٹا'ات کارون ٹم میری ایٹا'ات کرنا اور جب مین اللہ اور اسکے رسول کی ایٹا'ات چھوڑ ڈن ٹم میری ایٹا'ات کرنا چھوڑ دینا**

#### **خلافت کے دوران حضرت ابوبکر صدیقہ رضی اللہ عنہ کا کام**

**آپ 2 سال اور 3 ماہ تک اپوزیشن میں رہے جس میں آپ نے کچھ اہم کام کیا۔**

##### **1) حضرت اسامہ بن زید کے لشکر کو ملکے شام کی طرف بھیجنا**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کی حیات م آخری سریہ حضرت اسامہ بن زید کی قیادت م رومیوں کی طرف بھیجا گیا تھا لیکن اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے دنیا س رخصت ہو جانے کی وجہ س ایسے روک دیا گیا. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے باد اسلام کے دشمنو نے سازشیں کرنی شورو کر دین اسلئے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو رومیوں کی طرف بھیجا ٹاکی ان پر راوب ڈالا جا سکے اور مسلمانوں کی طاقت دکھائی جا سکے. لشکر کی روانگی کے وقت حضرت اسامہ بن زید انٹ پر بیٹھے تھے اور حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ اس انٹ کی نکیل پکڑ کر چل رہے تھے حضرت اسامہ نے کہا آپ خلیفہ ہیں آپ ایسا مت کیجئے تو انہونے کہا کی مین چاہتا ہن کی اللہ کی راہ م جہاد م میرے پیروں م بھی کچھ ڈھول لگ جائے. ٹم امیر ہو اور تمھارا مقم اونچا ہائی. صحابہ-ی-کرم نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کو اس لشکر کو بھیجنے س روکا کی حالات بدل چکے ہیں لیکن حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہنے اس لشکر کو بھیجا اور کہا کی اگر درندے میرے جسم کو پھاڑ ڈالیں تب بھی مین اس لشکر کو نہی روکونگا کیونکہ اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے ایسے بھیجا تھا. حضرت اسامہ کا لشکر لی کر نکلنے س ساری دشمنو کی طاقت کمزور پڑنے لگیں اور اس جنگ م مسلمانوں کو فاتح ملی**

##### **2) قرآن کو جمعہ کرنا**

**جنگو کے دور م حفاظ (حافظ-ی-قرآن) شہید کیے جا رہے تھے. حضرت عثما نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ س کہا کی حفاظ شہید ہو رہے ہیں کاہن ایسا نا ہو کی قرآن زایا ہو جائے کیون نا آپ ایسے جمعہ کروا کے یک شکل دے ڈین. حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہنے کہا کی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے ایسا نہی کیا تو مین کیسے کر سکتا ہن لیکن حضرت عمر کے بار بار اسرار کرنے پر حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن سبیت کو حکم دیا کی قرآن کو جمعہ کیجئے. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے قرآن کو ترتیب اپنی حیات م دے دی تھی لیکن یوس الغ الغ جگہوں س جمعہ کروا کر یک کتاب کی شکل حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہکے وقت م دی گائی.**

##### **3) مرتد (دین س پھر جانے والے) ہونے والوں س کتال**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے دنیا س جانے کے باد کچھ قبیلوں نے زکواۃ دینے س انکار کر دیا. حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہنے انہے سمجھایا اور نا ماننے پر کہا کی جو زکواۃ دینے س انکار کرے و مرتد ہائی اسے کتال کا حکم ہائی, جیسے نماز کا انکار کرنے والا کافر ویسے ہی زکوۃ کا انکار کرنے والا بھی کافر ہائی. مرتدوں س کتال کرکے انہے دین م واپس لائے.**

#### 

#### **HAZRAT ABUBAKR R.A KA INTEQAL**

**22 جمادل اکھرا, 13 ہجری م 63 سال کی عمر م حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ م ہوا. بیماری کی حالت م اگلے خلیفہ بنائے جانے کے لیے آپنے خط لکھا,**

**بسم اللہ**

**ی و خط ہائی جو مین ابوبکر صدیقی نے دنیا س جانے پر اور آخرت م آنے پر لکھ رہا ہن. ی و وقت ہائی جب کافر بھی ایمان لانا چاہتا ہائی, گنہگار بھی مومن ہونا چاہتا ہائی اور جھوٹھا بھی سچچا بنا چاہتا ہائی. مین اپنے باد عمر بن خطاب کو امیر بنا رہا ہن انکی ایٹا'ات کرنا. مینے اپنے علم کے مطابق ی فیصلہ کیا ہائی باقی اللہ بہتر جاننے والا ہائی. حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہنے حضرت عثما رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا.**

#### **HAZRAT ABUBAKR R.A KA TARQA**

**حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے لیکن خلیفہ بین کے باد انہونے تجارت کرنا چھوڑ دیا اور غر کا خرچ چلانے کے لیے بیٹول مال س زکواۃ لیٹے تھے. حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت غر والوں س کہا کی میرے مال م جو بھی چیز زیادہ ہو یوس بیٹول مال م جمعہ کروا دینا. آپنے یک غلام, یک انٹنی, یک پیالہ, کچھ چادریں آپنے ترقی م چھوڑیں. حضرت عمر انکا چھوڑا ہوا مال دیکھ کر رونے لاگے کی وقت کے خلیفہ کے پاس اتنا کم مال تھا اور فرمایا, "آپنے ہمارے لیے دنیا ٹانگ کر دی.**

#### **GHUSL, DAFN AUR NAMAZ- E- JANAZAH**

**حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسما بنٹ امیس نے انکو غسل دیا. حضرت عمر نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازا پڑھائ اور اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کی عبر کے پاس آپکے کندھے کے برابر قبر بنا کر حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہکو دفن کیا گیا.**

#### **HAZRAT ABUBAKR R.A KI FAZEELATEIN**

##### 

##### 1. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے باد سبسے افضل شخصیت حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ تھے

**صحابی-ی-رسول نے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س سوال کیا آپکے نزدیک سبسے محبوب کاؤں ہائی تو آپنے فرمایا عیشا. پوچھا گیا مردوں م? تو آپنے فرمایا ابوبکر اور انکے باد عمر.**

##### (صحیح بخاری: 3462)

##### **2. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ س سبسے زیادہ محبت کرتے تھے.**

**ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے اپنے احمد کو گھٹنے کے پاس اٹھایا اور آپ کو تیزی سے آتے ہوئے دیکھا اور صحابہ کرام سے کہا کہ یہ آپ کا صحابی ہے جو مصیبت میں ہے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ ہوا ہے، میں نے ان سے کچھ غلط کہا تو وہ مجھ سے ناراض ہو گئے۔ اب میں ان سے معافی مانگ رہا ہوں، اس لیے وہ معاف نہیں کر رہے، اگر میں اس حالت میں مر جاؤں تو کیا ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: اے ابوبکر، اللہ تمہیں معاف کر دے۔ جب حضرت عمر کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے لیکن وہ گھر پر موجود نہیں تھے۔ حضرت عمر سمجھ گئے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہوں گے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس میں تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ سنو عمر، اللہ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا اور جب میں نے اپنی رسالت کا اعلان کیا تو تم سب نے مجھے جھوٹا کہا۔ اس وقت صرف ابوبکر ہی مجھے سچا کہتے تھے، اپنے مال، اپنی جان اور ہر طرح سے میری مدد کرتے تھے۔ کیا آپ میرے ساتھی کو چھوڑ دیں گے؟ کیا آپ اسے غصہ دلائیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے معافی مانگی اور کہا کہ اب میں ابوبکر سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔**

##### **(صحیح بخاری: 3461)**

##### **3. حجرات اور گھار کے سفر کے ساتھی**

**اللہ ت'علا نے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہکو اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کا حجرات کا ساتھی بنایا. حجرات کے دوراں حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کبھی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے آگے چلتے کبھی پچھے, کبھی دائیں کبھی بائیں ٹاکی آپ پر کوئی کھترا نا آئے.**

###### **(سورۃ التوبہ آیت 40)**

**"ان ڈو لوگوں کو یاد کارو جو گھار م تھے. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقی صدیقی رضی اللہ عنہصدیقی س کہا کی ہمارے ساتھ اللہ ہائی."**

##### 

##### **4. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے کہا مین ابوبکر کا احساں نا اتار سکا**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: ابوبکر کے سوا کسی پر احسان نہیں جس کی ادائیگی میں نے نہ کی ہو۔ کیونکہ وہ ہم پر احسان کرتے ہیں جس کا بدلہ اللہ انہیں دے گا۔ سنو لوگو، اگر میں نے اپنی امت میں کسی کو اپنا خلیل بنا لیا ہوتا تو وہ ابوبکر ہوتا، لیکن وہ میرا دوست خلیل ہے اور اللہ نے مجھے بنایا ہے۔**

###### **(ترجمہ: 3661)**

##### **5. دنیا میں جنت**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چار سوالات پوچھے۔**

**آج صبح تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟**

**آج کسی کے جنازے میں آپ میں سے کس نے شرکت کی؟**

**آج تم میں سے کون مسکین کو کھانا کھلانے آیا ہے؟**

**آج توم س کاؤں بیمار کی عیادت کر کے آیا ہائی?**

**ان چار سوالوں کے جواب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں۔**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر تم جنت بن گئے ہو کیونکہ جس نے یہ چار اعمال ایک دن میں کیے وہ جنت بن گیا ہے۔**

###### **(صحیح مسلم: 1028)**

###### 

**ابو موسی اشعری صدیقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کی مین اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے ساتھ یک باغ م بیٹھا تھا, جسمے دروازہ تھا. درواز پر دستک ہوئی. پوچھا کاؤں تو جواب آیا ابوبکر. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے کہا کی دروازہ کھول ڈو اور کہ ڈو و جنتی ہیں, دوسری بار حضرت عمر فاروقی اور تیسری بار حضرت عثما غنی نے دستک دی انکو بھی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے جنت کی بشارت دی.**

###### **(صحیح بخاری: 3490)**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا; جنت م الغ الغ درواز ہیں. نماز پڑھنے والے کو نماز پڑھنے والوں کے درواز س, روضے رکھنے والے کو روضے رکھنے والوں کے درواز س, صدقہ دینے والے کو صدقہ کرنے والوں کے درواز س اور جہاد کرنے والے کو جہاد کرنے والوں کے درواز س جنت م بلایا جائگا.**

**حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے پوچھا ے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کیا کوئی ایسا شخص ہائی جسے سارے دروازوں س بلایا جائگا? اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے کہا ابوبکر مجھے یقین ہائی و آپ ہونگے جنہے ہر درواز س بلایا جائگا کی آپ جس درواز س چاہیں جنت م داخل ہو جائیں.**

###### (صحیح بخاری: 3666)

##### **6. ہیرو ایکشن میں سب سے آگے**

* **حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروقی رضی اللہ عنہ م نیکیوں کے لیے مقابلہ ہوتا تھا. غزوہ-ی تبوک کے موقعے پر اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے صحابہ-ی-کرم کو جنگ م خرچ کرنے کا حکم دیا. حضرت عمر فاروقی اپنے غر س آدھا مال لی کر آئے اور آدھا غر م چھوڑکر آئے. حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ اپنے غر س سب کچھ لی کر آ گئے. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے حضرت عمر س پوچھا کیا لائے ہو? حضرت عمر نے کہا اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم ادھا لایا ہن اور ادھا چھوڑ کر آیا ہن. حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہس پوچھا کیا لائے اور غر م کیا چھوڑا? حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے کہا غر م جو تھا سب لی آیا ہن صرف اللہ اور اسکے رسول کا نام چھوڑکر آیا ہن. حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابوبکر مین تمسے نیکی کرنے م مقابلہ نہی کر سکتا.**

###### **(پیش کردہ: ٹرمیزی: 3675)**

* **حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے جب بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر آتا تو آپ فرمایا کرتے کہ آپ اس شخص کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو راستبازوں میں سب سے آگے ہے، آپ اس شخص کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو راستبازوں میں سب سے آگے ہے۔ اس رب کی قسم جب بھی ہم راستبازی کی طرف جاتے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب سے آگے دیکھتے ہیں۔**

###### **[PubName: 7168]**

* **حضرت عیشا رضی اللہ عنہا پر غلط الزام لگایا گیا. منافقون کے ساتھ 3 صحابہ بھی اس الزام لگانے م شامل ہو گئے ہمنا بنٹ جحش, حسن بن صابط اور مستہ بن اساسا. حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ مستہ بن اساسا کا غر خرچ اٹھاتے تھے. جب انکو معلوم ہوا کی مستہ بھی الزام لگانے والوں م شامل ہیں تو مستہ کے لیے انہونے خرچ نا کرنے کا فیصلہ لیا. اللہ نے وہی نازل کیا کی پیسے والے خرچ کرنے س نا روکیں جس پر حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے کہا, مین مستہ کے لیے جتنا خرچ کرتا تھا اسے زیادہ خرچ کارونگا.**

###### **[سورہ نور : 22 کا شانے نوزول]**

###### **7. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س اپنی جان س زیادہ محبت کرنے والے**

**آر رحیقول مختوم (حجرات کے باب م):**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ صلى الله عليه وسلم کے ساتھ مکا س حجرات کر کے مدینہ پہنچنے مگر لاگ حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ اور اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم م فرک نہی کر پا رہے تھے کی ڈونو م کاؤں اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم ہیں. حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ظاہر نہی کیا کی کاؤں اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم ہائی. جب سب لاگ جمعہ ہو گئے اور ی اطمینان ہو گیا کی انمے کوئی دشمن نہی ہائی تب حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے دھوپ س بچانے کے لیے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم پر کپڑے س سایا کیا تب لوگوں کو پاتا چالا کی ڈونو م س اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کاؤں ہیں. 11 اسکے پچھے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کا مقصد اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کو دشمنوں س بچانا تھا جسکے لیے حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر آنے والے خطرے کی پروہ نا کی.**

##### **8) بدی س بدی مصیبت پر صبر کرنا اور صابط قدم رہنا**

#### **ALLAH S.W.T KE NABI (saw) KI DUNIYA SE RUKHSATI PAR SABR**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم جب دنیا س رخصت ہو گئے, سارے صحابہ غم کی کیفیت م تھے. حضرت عمر فاروقی رضی اللہ عنہ تلوار نکل کر کھاڑے ہو گئے کی اگر کیسی نے کہا کی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نہی رہے تو اسکا سیر کاٹ ڈونگا. جب حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ مدینہ واپس آئے اور انہے اس باط کی خبر ہوئی تو آپ اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے حجرے م گئے, اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کی چادر ہاتا کر چہرہ دیکھا اور کہا, عیشا سنو مینے قریش کے لوگوں کا انتقال ہوتے دیکھا ہائی انکا چہرہ ایسا ہی دکھتا ہائی. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم اس دنیا س رخصت ہو چکے ہیں اسکے باد اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے سیر کا بوسا لیا اور مسجد م آ کر خطبہ دیا; اگر توم س کوئی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کی عبادت کرتا تھا تو و جان لی کی آپ دنیا س رخصت ہو گئے ہیں اور جو لاگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں و جان لین کی اللہ ہائی ہائی, قیوم ہائی, ہمیشہ باقی رہنے والا ہائی اور سورہ ایل عمران کی آیت 144 کی تلاوت کی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم یک رسول تھے اور آپ کے پہلے بھی رسول آئے اگر و شہید ہو گئے تو کیا ٹم دین چھوڑ ڈوج?**

###### **(صحیح بخاری: 3467)**

##### **ئ. مرتد ہونے والوں س کتال کرنا**

**حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے زکواۃ نا دینے والوں س جہاد کرنے کا فیصلہ لیا اور سبکے منا کرنے پر بھی اس باط س نا روکے اور مرتد ہونے والوں س کتال کیا.**

## ***HAZRAT UMAR IBN KHATTAAB (R.A)***

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکے دنیا س رخصت ہونے کے باد حضرت عمر فاروقی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیقی کے باد اسلام کے دوسرے خلیفہ بنائے گئے اور امیرول مؤمنین کے نام س جانے جاتے تھے.  حضرت عمر رضی اللہ عنہفاروقی رضی اللہ عنہ حق کے پیروکار اور کمزوری کو قبل نا کرنے والے شخص تھے جنکے دور-ی-خلافت م اسلامی فاتح کا دائرہ بہوت بدھ گیا.**

* **والدین : آپکے ولید کا نام خطاب بن نفیل تھا. آپکی والدا کا نام ہنتما بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا.**
* **اپکا نام اور نسب : عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدال اوزا بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رضاح بن ادی بن کعب. آپکا نسب آٹھویں (8تھ) نسل م اللہ کے نبی س ملتا ہائی.**
* **کنیات : ابو حفص اپکی کنیات تھی کیونکہ آپ بہوت بہادر تھے. حفص شیر کے جواں بچے کو کہا جاتا ہائی.**
* **لقب : ال-فاروقی آپکا لقب تھا. فاروقی کے مائنے ہیں 2 چیزوں کو الغ کرنے والا. اپکو ی لقب اسلئے دیا گیا کیونکہ آپکے اسلام م آنے کے باد حق اور باطل الغ ہو گئے.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم شروعاتی دور م صحابہ-ی-کرم کی کمزوری کی وجہ س چھپ کر عمل کیا کرتے تھے لیکن اسلام م آنے کے باد حضرت عمر رضی اللہ عنہفاروقی نے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س کہا کی ہم حق پر ہیں اور ی باطل پر اسلئے ہم خول کر حرم م نام از پڑھینگے.**

**2 صف م مسلمانوں کو نماز پڑھنے کے لیے لی کر گئے. یک صف کے آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یک صف کے آگے حضرت ہمزہ تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ س 3 دین پہلے مسلمان ہیو تھے.**

* **پیدایش : آمول فیل کے 13 سال باد (584 اد) مکا م آپکی پیدایش ہوئی. آپ اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س 13 سال چھوٹے تھے.**

##### **صفات (صفات)**

#### **حضرت عمر رضی اللہ عنہ یک بہترین شخصیت کے مالک تھے آپکی کچھ صفات ہیں:**

**1) لامبا قد.**

**2) چوڈا سینا،**

**3) گورا سرکھ کی گھنٹی بجی۔**

**4) انتہائی زیادہ طاقتور پہلوان.**

**5) بہترین غدسوار۔**

**6) بہترین تاجر.**

**7) پدھنا لکھنا جانتے (خواندہ)۔**

**(8) اشعرا مبشرہ۔**

**9) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے سسر.**

**10) اسلام کے دوسرے خلیفہ.**

**(11) وہ خلفاء جن کے دور میں سب سے زیادہ فتوحات حاصل ہوئیں۔**

**12) دشمن کے دل میں ان کی طاقت تھی۔**

#### **BIWIYAN AUR AULAD**

**حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی 8 بیویاں تھیں. یک وقت م اسلامی شریعت کے مطابق آپکی 4 بیویاں ہوتی تھیں. آپکے 3 نکاح دور-ی-جہالت م اور 5 نکاح اسلام قبال کرنے کے باد ہیو.**

##### **3 نکاح جیلات میں**

**1. زینب بنٹ مزوں : انہون اسلام قبل کر لیا تھا**

**2. قریبہ: طلاق ثلاثہ 3.**

**3. ام کلثوم بنت جروال: طلاق ثلاثہ**

##### **5 اسلام کی شادیاں**

**4. ام حکیم**

**5. جمیلہ**

**6. سرکہ**

**ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب**

**8. سبیا**

* **اولاد: آپ کے 9 بیٹے اور 7 بیٹیاں ہیں۔**

##### **بھرنا**

**1) عبد اللہ دوم) عبید اللہ 3) عاصم چہارم) زید اکبر بمقابلہ زید اصغر ششم) عبدالرحمن اکبر 7) ایاز**

**8) عبد الرحمن اوسات 9) عبد الرحمن اصغر**

##### **بیتیان**

**1) حفصہ 2) رقیہ 3) فاطمہ (4) عائشہ بمقابلہ صفیہ 6) جمیلہ 7) زینب**

#### **حضرت عمر (ر.آ) ابن خطاب دور-ی-جہالت م**

**آپ جیحات کے زمانے میں کوئی عام آدمی نہیں تھے، لیکن:**

**ی) قریش کے سردار تھے**

**ئ) ندر, کیسی س نا درنے والے تھے**

**ئی) اپنے فیصلوں پر جمنے والے تھے**

**آئیوی) قابل اعتماد اور سچے تھے**

**5) وعدے پختہ تھے**

**وی) اسلام کے خلاف بہوت شدید تھے**

#### **حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے اسلام دیا**

##### **1) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبل-ی-اسلام**

**حضرت عمر رضی اللہ عنہاسلام کے خلاف بادے شدید تھے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے دعا کی تھی کی ے اللہ عمر بن خطاب اور عمر بن ہشام م س جسے تو زیادہ پسند کرتا ہائی اسکے ذریعے اسلام کو طاقت دے دے. (عمر ابن ہشام جسکی کنیات ابول حکم تھی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے یوس ابو جاہل کا نام دیا ینی جاہلوں کا باپ) یک دین حضرت عمر رضی اللہ عنہغصی م اپنے غر س آپ صلى الله عليه وسلم کو قتل کرنے کے ارادی س تلوار لیکر نکلے. راستے م یک شخص نے انسے پوچھا, کہن کا ارادا ہائی? انہونے کہا محمد کا قتل کرنے جا رہا ہن. اس شخص نے کہا تمھارے بہن اور بہنوئی بھی محمد کے دین کو اپنا چکے ہیں.  حضرت عمر رضی اللہ عنہغصی م اپنی بہن کے غر پہنچے وہاں حضرت خباب بن آرٹ سورہ تاہا کی تلاوت کر رہے تھے.  حضرت عمر رضی اللہ عنہکی آہت سنکر و چھپ گئے, لیکن رضی اللہ عنہ حضرت عمر, حضرت خباب کی قراۃ سن چکے تھے انہونے پوچھا کیا کر رہے تھے تو انہونے باط تعال دی.  حضرت عمر رضی اللہ عنہکے بہنوئی نے پوچھا کی اگر مین کہوں کی حق تمھارے دین کے بجائے کیسی اور م ہو تو? ی سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہاپنی بہن اور انکے شوہر کو مارنے لاگے جسے انکی بہن کے چہرے س خوں نکلنے لگا. بہن کا خوں دیکھ کر و رک گئے.  حضرت عمر رضی اللہ عنہنے کہا کی ی جو کتاب تمھارے پاس ہائی ایسے مجھے پڑھنے ڈو . انکی بہن نے کہا کی ٹم ناجس ہو پہلے غسل کر کے آؤ. اسکے باد حضرت عمر رضی اللہ عنہنے سورہ تاہا کی آیت 14 کی تلاوت کی. حضرت خباب نے جب آپکا دل نرم ہوتا دیکھا تو باہر آئے اور انسے کہا کی ے عمر خوش ہو جاو, اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے تمھارے لیے جو دعا کی تھی و قبل ہو گائی.  حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س ملنے کی خواہش ظاہر کی اور تلوار لی کر (اس غر کی طرف جہاں آپ صلى الله عليه وسلم تھے) ایپس ملنے نکلے. تلوار کے ساتھ آپکو آتے دیکھ صحابہ دار گئے. حضرت ہمزہ نے کہا کی دروازہ کھول ڈو اگر بھلی نیت س آیا ہائی تو ہم بھی بھلائی کرینگے اور اگر غلط ایراڈی س آیا ہائی تو اسکی تلوار س اسی کا کام تمام کر ڈینج.  حضرت عمر رضی اللہ عنہنے آپ صلى الله عليه وسلم کے پس آ کر اسلام قبل کر لیا, ی سنکر صحابہ-ایکیرم نے اتنی زور س تکبیر کہی کی مسجدے حرام تک آواز سنائی دی.**

##### **2)  Hazrat Umar رضی اللہ عنہ ki hijrat**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے کفر-ی-مکا کے پریشن کرنے پر صحابہ-ی-کرم کو حجرات کو حکم دیا. صحابہ-ی-کرم رات کے وقت حجرات کرکے مدینہ جانے لاگے.  حضرت عمر رضی اللہ عنہدین کے وقت ہتھیار لی کر حرم م گئے تواف کیا 2 رکعت نماز پڑھی اور قریش س کہا کی توم س کوئی چاہتا ہائی کی اسکی ما بے- اولاد ہو جائے, بیوی بیوا ہو جائے یا اولاد یتیم ہو جائے تو مجھے روک کر دکھائی. سعید ابن زید کے ساتھ آپنے حجرات کی**

##### **3) اسلامی فوتوحات اور نظام کا دائرہ بڑھانے والے.**

**حضرت عمر رضی اللہ عنہٌَع هللا سظي کے دور أ خلافت م اسلامی فاتح کا سلسلہ بدھ گیا اور اسلامی نظام کا دائرہ بھی بدھ گیا.**

##### **4) کتابلہ اور سنت –ی- رسول کو بہوت زیادہ جاننے والے.**

##### **5) دشنانو پر راوب رکھنے والے.**

##### **6) ریا کی دیکھ بھال کرنے والے**

**رات کے وقت جب سب سو جاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہلیہ بدل کر اپنے لوگوں کے حال جانے کے لیے نکلتے.**

##### **7) اللہ س بینتہ درنے والے**

**عمر فاروق ملہم**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر امت میں اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگ بھیجتا ہے جنہیں سزا ملنی چاہیے۔ اللہ تعالی حق کو جاننے والوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔**

#### **الہام : باتوں کو ڈالنا**

**حضرت عمر رضی اللہ عنہفاروقی ٌَع هللا سظي اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کو کوئی مشورہ دیتے اور اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے نا مانے پر اللہ قرآن کی آیت نازل کر دیتا.**

##### **مسل:**

##### **1. مقم-ی-ابراہیم کو مثلا بنانا.**

**حضرت عمر رضی اللہ عنہَ نے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س کہا کی جب ہم تواف کرتے ہیں تو اسکے باد نماز مقم-ی-ابراہیم پر پڑھنی چاہیے. اللہ ت'علا نے مقامے ابراہیم کو مثلا بنانے کا حکم دیا.**

###### **واخ زاوی من مقاعی الماعی ہیں**

**"اور ٹم مقم-ی-ابراہیم کو مثلا (نماز پڑھنے کی جگہ) بنا لو."**

##### **(سورہ البقرہ: 125)**

#### **2. حجاب /پردے کا حکم**

**حضرت عمر فاروقی رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکے پاس الغ الغ تارہ کے لاگ آنے لاگے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س کہا کی ے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم اپنے غر کی عورتوں کو پردے کا حکم دیجئے (تب تک پردے کا حکم نازل نہی ہوا تھا) ٹاکی کوئی ان پر غلط نظر نا ڈالے. اللہ ت'علا نے پردے کا حکم نازل کر دیا. آیتول حجاب**

###### 

##### یعلاء، علاعیاء، العلاعی، العلاعی، العلاعی، العلاعی، العلاء، علاعی، علاء، علاء ع، علاء ع، علاء

**''اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں سے کہو کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر رکھیں۔**

###### **(سورہ احزاب: 59)**

##### **3. بدر کے قیدیو کا مصل**

**غزوہ-ی-بدر کے باد قیدیوں کے بارے م اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے صحابہ-ایکیرم س مشورہ مانگا. حضرت ابوبکر صدیقی ٌَع هللا سظي نے کہا کی آپ فدیہ لی کر قیدیوں کو چھوڑ ڈین.  حضرت عمر رضی اللہ عنہفاروقی ٌَع هللا سظي نے کہا کی ان قیدیوں کو انکے رشتےداروں کے حوالے کر دیجئے ٹاکی ہر شخص اپنے رشتیدار کو قتل کر دے. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقی کا مشورہ مان لیا اور فدیہ لی کر قیدیوں کو ریحا کر دیا. اللہ ت'علا نے حکم نازل کیا کی آپکو انہے قتل کر دینا چاہیے تھا.**

###### میں ایک مرد بننے جا رہا ہوں، میں ایک مرد بننے جا رہا ہوں، میں ایک مرد بننے جا رہا ہوں.

**"ی باط کیسی نبی کے لیے جائز نہی ہائی کی اس کے پاس قیدی راہن, جب تک کی و زمین میں ( دشمنوں کا ) خون اچھی تارہ نا بہا چکا ہو, ( جس س ان کا راوب پوری تارہ طوط جائے )."**

##### **(سورۃ الانفال آیت 67)**

##### **4. منافق کا جنازا نا پڑھانے کا مسلا**

**جب منافقون کے سردار عبداللہ بن ابائی بن سلول کا انتقال ہوا تو اسکے بیٹے صحابی-ی-رسول عبداللہ بن عبداللہ بن ابائی بن سلول نے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س کہا کی آپ میرے والد کا جنازا پڑھ دیجئے اور کچھ ڈیر انکی 17 قبر پر رک جائے شائد اللہ انہے معاف کر دے. جب حضرت عمر رضی اللہ عنہفاروقی کو پاتا چالا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہنے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کو ایسا کرنے س منا کیا لیکن اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے جنازا پڑھایا. اللہ ت'علا نے حکم نازل کیا کی آپ کیسی منافق کا جنازا نہی پڑھائیںگے نا اسکی قبر پر جانگے.**

###### و آل الٰہ الاعلی الا اللہ علیہ السلام

**"اور (ے نبی!) ان (منافقین) م س جو کوئی مار جائے, تو آپ اس پر کبھی نماز (جنازا) نا پڑہیں اور نا اس کی قبر پر کھاڑے ہون."**

###### **(سورۃ التوبہ آیت 84)**

##### 

##### **5. استی'زان (غر م آنے س پہلے اجازت لینے) کا مسلا**

**یک دین ظہر کے باد حضرت عمر فاروقی َ رضی اللہ عنہ اپنے غر م سو رہے تھے. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے اپنے غلام کو بھیجا کی عمر کو بولا کر لاؤ. غلام سائیڈی انکے کمرے م داخل ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہکو ایسی حالت م دیکھا جسمے نہی دیکھنا چاہیے.  حضرت عمر رضی اللہ عنہنے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے پاس آ کر کہا کی ے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم آپ لوگوں کو کیسی کے غر م داخل ہونے س پہلے اجازت لینے کا حکم دیجئے. اللہ نے آیت نازل کی اور 3 وقت پر بینا اجازت کے کیسی کے غر جانے س منا کیا;**

**(۱) فجر کے پہلو**

**ئ) ظہر کے باد**

**ئی) عشا کے باد**

###### 

###### **یعلاء المؤمنین الکعب الصعب و الاعاء**

**"ای ایمان والوں ! جو غلام لانڈیاں تمھاری ملکیت میں ہیں اور ٹم میں س جو بیچ ابھی بلوغات تک نہی پہنچے انکو چاہیے کی و تین اوقات (وقت) میں (تمھارے پاس آنے کے لیے) ٹم س اجازت لیا کارین . نماز-ی-فجر س پہلے اور جب ٹم دوپھر کے وقت اپنے کپڑے اتار کر رکھا کرتے ہو اور نماز-ی-عشا کے باد ی تین وقت تمھارے پردے کے اوقات ہیں."**

###### **(سورة نور : 58)**

### ****حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلتیں****

##### **(۱) جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک محل تعمیر کیا گیا ہے۔**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایک محل دیکھا اور اس میں ایک عورت کو کام کرتے ہوئے دیکھا تو جبرئیل امین سے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے؟ جبرئیل امین نے 18 کو بتایا کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اندر جا کر دیکھنا چاہتا تھا لیکن مجھے اس کی شادی یاد آئی اور میں اندر نہیں گیا۔ جب حضرت عمر ؓ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میرے والدین آپ کے لیے قربانی دیں، کیا میں آپ سے بھیک مانگوں گا؟**

###### **(صحیح بخاری: 3679)**

##### **2) بہوت علم والے**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ کا پیالہ دیا گیا ہے۔ میں نے پیالہ لیا اور دودھ اچھی طرح پیا، اتنا پیا کہ مجھے لگا کہ دودھ میرے ناخنوں میں ہے، پھر بھی دودھ باقی تھا، اس لیے میں نے وہ پیالہ عمر کو دے دیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ دودھ دین ہے۔ میرے بعد سب سے زیادہ دین میرے پاس ہے، میں نے دین عمر کو دیا ہے۔**

###### **(صحیح بخاری: 3678)**

##### **(۳) شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا۔**

**یک بار قریش کی کچھ عورتیں اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمس اپنے مثلوں پر باط کر رہی تھیں اور انکی آوازیں کچھ تیز ہو گائیں.  حضرت عمر رضی اللہ عنہکے آنے کی آہت سنی تو ساری عورتیں وہاں س ہیٹ گائیں. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم مسکرانے لاگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہنے کہا, ے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم اللہ اپکو ایسے ہی مسکراتا رکھے اورا ایپس مسکرانے کی وجھا پوچھی.  حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پچھنے پر آپنے بتایا کی ی عورتیں تیز آواز م باط کر رہی تھیں ٹم کو دیکھ کر ہیٹ گائیں.  حضرت عمر رضی اللہ عنہنے کہا ٹم اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س تیز آواز م باط کر رہی ہو اور مجھسے درتی ہو تو عورتوں نے کہا کی ہیوم آپ س زیادہ دار لگتا ہائی. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہکی فضیلت بتائی کی جس راستے س ٹم گزرتے ہو تمکو دیکھ کر شیطان بھی اپنا راستہ بدل لیٹا ہائی.**

###### **(صحیح بخاری: 3294)**

##### **4) دینداری اور دین پر عمل**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک رات میں سو رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ مختلف قسم کے کرتے پہنے میری طرف آ رہے ہیں۔ عمر کا کرتا اتنا لمبا تھا کہ وہ لٹکا ہوا تھا اور وہ اسے اٹھا رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کرتا دین ہے۔ ہر ایک میں تھوڑی سی عاجزی ہوتی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ میں اتنی عاجزی ہوتی ہے کہ وہ چاروں طرف پھیل جاتی ہے۔**

###### **(صحیح بخاری: 23)**

##### **5) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے انہے ملہم اور محدث کہا.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کا ارشاد : ٹم س پہلے امتوں م ایسے لاگ ہوتے تھے جن پر الہام کیا جاتا تھا. میری امت م اگر کوئی محدث ہوگا 19 تو و عمر ابن خطاب ہوگا.**

###### **(صحیح بخاری: 3469)**

##### **6) اللہ ت'علا حضرت عمر رضی اللہ عنہس محبت کرتا ہائی.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے اللہ ت'علا س دعا کیا کی ان ڈونو م تو جسے سبسے زیادہ محبت کرتا ہائی اسکے ذریعے اسلام کو طاقت دے دے عمر ابن خطاب یا عمر بن ہشام. اللہ ت'علا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہکو اسلام دے دیا.**

##### **(سنن ترمذی: 3681)**

##### **7) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکے باد کوئی نبی ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہہوتے.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکا ارشاد : اگر میرے باد کوئی نبی ہوتا تو و عمر ابن خطاب ہوتے.**

###### **(سنن ترمذی: 3686)**

##### **8) عمر ابن خطاب فتنوں کو روکنے کا دروازہ ہیں.**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) تمہارے ساتھ ہے تو تم پر کوئی فتنہ نہیں آئے گا۔**

###### **(طبرانی : 909)**

##### 

##### **9) عمر رضی اللہ عنہ س محبت کرنا, اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمس محبت کرنا ہائی.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکا ارشاد : جسنے عمر س بوغزرت رکھا اسنے مجھسے بوغزرت رکھا اور جسنے عمر س محبت کی اسنے مجھسے محبت کی.**

###### **(طبرانی : 6722)**

##### 

##### **10) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہس دعا کے لیے کہتے.**

**حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بھائی مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد کرنا مت بھولنا۔**

##### **(مسند احمد: 5229)**

##### **11) انتہائی زیادہ ذہین اور سمجھدار**

##### **12) عادل /انصاف کرنے والے**

##### **13) زاہد /اللہ س بینتہ درنے والے**

##### **14) متواضع/جھک کر رہنے والے**

##### **15) ریا کی دیکھ بھال کرنے والے**

**حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنی ظاہری شکل تبدیل کرتے اور مدینہ کی گلیوں میں نکل کر ان کا حال چیک کرتے تھے۔ ایک رات جب آپ اپنی امت کے بارے میں جانے کے لئے نکلے تو آپ ایک عورت کے گھر آئے اور دیکھا کہ اس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔  حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن المال بوریوں میں آئے اور سامان اپنے کندھوں پر رکھ کر اپنے پاس لے جانے لگے۔ غلام نے آکر کہا کہ مجھے یہ دعوت دے دو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم میرا بوجھ اٹھانے نہیں آؤ گے۔ مجھے اسے اٹھانا پڑے گا۔**

### ****حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت ملنا****

**13 ہجری میں حضرت ابوبکر صدیقی ٌَرضی اللہ عنہکے انتقال کے بد حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنایا گیا کیونکہ اپنے انتقال کے وقت حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے آپکو خلیفہ چنا تھا.  حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہے امیر – ال – مؤمنین کہا گیا. 10 سال 6 مہینے حضرت عمر رضی اللہ عنہکی خلافت رہی**

##### **حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا خطبہ**

**خلیفہ بین کے بد, ممبر پر جس جگہ حضرت ابوبکر صدیقی کھاڑے ہوکر خطبہ دیتے تھے اسے یک سیدھی نیچے کھاڑے ہوکر حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دیا. آپنے اللہ ت'علا س دعا کی, ے اللہ مین بدا شیڈیڈ (ساخت) ہن مجھے نرم کر دے, مین بدا کمزور ہن مجھے تکاتوار بنا دے, مین کنجوس ہن مجھے خرچ کرنے والا بنا دے. اسکے باد اپنے فرمایا: ے لوگوں قرآن کو پڑھو اور عثمی خود کو پہچانو اور جانوں کی ٹم قرآن والے ہو. اسے پہلے کی تمھارے اعمال کا وزن کیا جائے, ٹم اپنے اعمال کا وزن کر لو. قیامت کی طیاری کارو. اللہ نے مجھے حکومت دیکر آزمایا ہائی اور تمھیں آزمایا ہائی مجھے تمھارا امیر بناکر. ٹم حق کا ساتھ دینا اور باطل س روکے رہنا. امانتدار بنو, سیکچے بنو حقدار کو اسکا حق ادا کارو.**

### ****حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور م شورو ہونے والے اہم کام****

**1) حجرات کو تاریخ کی تارہ استعمال کیا.**

**2) عدلیہ (عدالت) کو الغ س قیام کیا**

**3) باقاعدہ بیٹول مال کا نظام خائم کیا.**

**4) فوج کا ایک علیحدہ محکمہ تشکیل دیا۔**

**5) مردم شماری کا کام شروع کیا۔**

**6) چھوٹے جیل بنائیں**

**7) شہر کے معاملات کی دیکھ بھال کے لئے پولیس کا ایک علیحدہ محکمہ تشکیل دیا گیا تھا۔**

**8) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک ریسٹ ہاؤس تعمیر کریں**

**9) الغ الغ علاقوں میں نہریں خودوائیں.**

**10) ایک پوسٹ آفس بنایا.**

**11) یتیم اور بیواؤں کو ماہانہ خرچہ (مونتھلی الاونس) کا انتظام کیا.**

**12) چاندی کے سکے بنائیں جو پیسے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے.**

**13) نائٹ پٹرولنگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔**

**14) تراویح کو جماعت س مسجد میں قیام کروایا.**

**15) مدرسوں کا قیام کروایا**

**16) امام اور معززین کی تنخواہ(سالاری) تے کی.**

### ****حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورے خلافت میں کی گائیں فوتوحات (وکٹوریز)****

**حضرت ابو بکر صدیقی رضی اللہ عنہ کے دور میں فوتوحات کا سلسلہ شورو ہو چکا تھا عراق اور شام کی طرف لشکر کو بھیجا گیا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھایا**

##### **1) عراق**

**حضرت ابوبکر صدیقی کے دورے خلافت میں حضرت مسنا بن حرصہ رضی اللہ عنہ کو امیر بناکر عراق کی طرف بھیجا گیا. یک لیمبے وقت تک عراق م فوتوحات کا سلسلہ چالا جنمے س کچھ کا ذکر یہان کیا جا رہا ہائی;**

**(۱) مرکا جسر**

**2) مرقابویب**

**iii) برانڈ ای کی لت**

**مرکہ-ی-قادسیہ کے دوراں حضرت مسنا بن حارثہ کا انتقال ہو گیا جن کی جگہ حضرت سعد ابن ابی وقص رضی اللہ عنہ کو عراق بھیجا گیا. رستم نے اس جنگ کے لیے یک بدی فوج تیار کر رکھی تھی لیکن جنگ کے پہلے اسنے مسلمانوں س باط کرنے کا ایراڈا کیا. حضرت سعد نے ریب'ی بن عامر کو سفیر بناکر رستم س باط کرنے کے لیے بھیجا. رستم نے ملنے کی جگہ کو بہوت خوبصورتی س سجا دیا قالین (کارپیٹس) بچھواکر و خود سون کے بین تخت پر بیٹھ گیا جسکا مقصد تھا دنیا کا ایشو آرم دکھانا.**

**ریب'ی بن عامر گھوڑے پر ساور ہوکر اس قالین پر آ گئے جسے چلنے کے لیے بچھایا گیا تھا اور گھوڑے س اتر کر تلوار کو اس تارہ لٹکا کر چلنے لاگے کی جہاں س گزرتے قالین پھٹ'ت جاتا, اسکا مقصد یوس ی بتانا تھا کی مسلمان یک اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اسکے سوا کیسی س نہیں ڈرتے. حضرت ریب'ی نے رستم س کہا کی اگر تو دین أ حق کو تسلیم کرتا ہائی تو محفوظ رہیگا ورنا ظالمو س جہاد کرنا ہمارا طریقہء ہائی. اسکو سوچنے کے لیے 3 دین کا وقت دیا اور اسکے باد مرقع-ی-قدسیہ ہوا جسمے اللہ ت'علا نے مسلمانوں کو عظیم فاتح دی.**

**4) برانڈ مدائن**

**v) برانڈ جلولا**

**ان فوتوحات کے باد پورا عراق فاتح کر لیا گیا.**

##### **2. فتوحات ملک شام**

**ملک-ی-شام کی طرف حضرت خالد ابن ولید کو ذمیدار بناکر بھیجا گیا. جو برابر جنگ کرتے رہے اور جیت حاصل کر کے اسلام کا پرچم اونچا کرتے رہے. اس دور م حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہکو کیسی نے خط لکھا کی لوگوں کے عقیدے م کمزوری آ رہی ہائی. لوگوں کا ایسا عقیدہ بان گیا ہائی کی جس جنگ م خالد ابن ولید ہونگے ہم و جنگ نہی ہارنگے جبکی جیت اور ہار تو اللہ کے ہاتھ م ہائی. اس باط کو جانکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد ابن ولید کی جگہ حضرت ابو عبیدہ کو جنگ کا سپہسلر بنایا اور حضرت ابو عبیدہ کو یک خط لی کر حضرت خالد ابن ولید کے پاس بھیجا اس پیغام کے ساتھ کی حضرت خالد ابن ولید کو معزول کر دیا گیا ہائی اور انکی جگہ حضرت ابو عبیدہ کو سپاہ سلار بنایا جا رہا ہائی. جیسے ہی حضرت خالد ابن ولید کو ی پیغام ملا انہونے اسی وقت اپنی جگہ چھوڑ دی. لوگوں نے آکر انسے کہا کی عمر کا ی فیصلہ غلط ہائی آپنے بہوت کام کیے ہیں آپ بغاوت کر دیجئے ہم آپکے ساتھ ہیں. حضرت خالد ابن ولید نے کہا کی میرا ان جنگوں کو کرنے کا مقصد اللہ کی رضا اور شہادت ہائی مجھے اس باط س فرک نہی پڑتا کی مین سپہسلر بنکر شہید ہوں یا یک سپاہی بنکر کیونکہ مین کتال اللہ کے راستے م کر رہا ہن عمر کے راستے م نہی.**

##### **ملک شام کے فتوحات میں سے کچھ**

**i) برانڈ فہل**

**2) مارکا دمشک**

**iii) برانڈ-ہیمس**

**iii) برانڈ ای یارموک**

##### **(۲) فتوحات - بیت المقدس**

**حضرت عمر بن آس کو بیٹول مقدس کی طرف بھیجا گیا اور حضرت عبیدہ بن جرہ ملک أ شام کو فاتح کرتے ہیو بیٹول مقدس پہچ گئے. نصاری کو جب ی پاتا چالا تو انہونے ہار مان لی اور بیٹول مقدس مسلمانوں کے حوالے کرنے کو طیار ہو گئے, لیکن شارٹ رکھی کی چبھی امیرول مؤمنین کو ڈینج.  حضرت عمر رضی اللہ عنہکو خط لکھ کر پیغام بھیجا گیا.  حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ س اپنے غلام کے ساتھ یک انٹنی, یک تھیلے م ستو اور یک پیالہ لی کر بیٹول مقدس کی طرف نکلے.  حضرت عمر رضی اللہ عنہکبھی خود انٹنی پر بیٹھتے کبھی اپنے غلام کو انٹنی پر بٹھا دیتے اور نکیل پکڑ کر چلنے لگتے. حضرت ابو عبیدہ اپکو لینے آئے تو دیکھا کی حضرت عمر رضی اللہ عنہاپنی چپل ہاتھ م لی کر انٹنی کی نکیل پکڑ کر پیدل آ رہے تھے اور انکے کپڑوں م پیبند (پیچس) لاگے ہیو تھے. حضرت ابو عبیدہ نے انسے کہا کی آپ کوئی اچھا لیباس پہن لیجئے جسے نصاری پر اچھا اثر پڑے.  حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابو عبیدہ تمھارے سوا کیسی اور نے ی کہا ہوتا تو و زمین پر پڑا ہوتا. ابو عبیدہ سنو ہم زلیل تھے اللہ نے ہیوم اسلام کی وجہ س عزت دی اگر ہم کاہن اور عزت ڈھونڈھنے جانگے تو اللہ ہیوم پھر زلیل کر دیگا.**

##### **3) فتوحات مصر**

**حضرت عمر بن آس کو مصر کی طرف بھیجا گیا اور مصر فاتح ہوا.**

##### **حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت**

**26 ذلہج, 24 ہجری م 63 سال کی عمر م حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ اس دنیا س رخصت ہو گئے.  حضرت عمر رضی اللہ عنہفجر کی نماز پڑھانے کے لیے مسجد آئے. یک غلام ابو لو'لو نے زہر بجھے خنجر س ان پر 6 وار کیے. جسکے 2 یا 3 دین باد آپکا انتقال ہو گیا. اپنے باد حضرت عمر رضی اللہ عنہنے خلیفہ بنانے کے لیے 6 لوگوں کی ٹیم بنائی اور لوگوں س کہا انمی س جنہے چاہو خلیفہ بنا لینا;**

**حضرت علی بن ابی طالب**

**2) حضرت عثمان غنی**

**حضرت طلحہ بن عبید اللہ**

**ایو) حضرت زبیر بن عوام**

**5) حضرت عبد الرحمن بن عوف**

**حضرت سعد بن وقاص**

**حضرت عمر رضی اللہ عنہنے حضرت عیشا رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کی مین اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونا چاہتا ہن. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے کندھے کے برابر حضرت ابوبکر اور حضرت ابوبکر کے کندھے کے برابر سیر رکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا.**

## ***حضرت عثمان غنی رحمۃ اللہ علیہ***

* **حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ خلافت رشیدہ کے تیسرے خلیفہ تھے. جنہے عمر فاروقی رضی اللہ عنہ کے باد خلیفہ بنایا گیا.**
* **نام اور نسب : اپکا نام عثما بن افین بن ابول آس بن امیا بن ابڑے شمس بن ابڑے مناف بن قصی بن کلاب تھا. پانچویں نسل م انکا نسب اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم س ملتا تھا.**
* **والدا (مادر) : آپکی والدا کا نام اروا بنت قریظ بن ربیع بن حبیب بن ابڑے شمس بن ابڑے مناف تھا.**

**لقب : ی) غنی بہوت زیادہ سخی ہونے کی وجہ س اپکو غنی کہا جانے لگا.**

**ئ) زن نورائیں (ڈو نور والے) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکی 2 بیٹیوں حضرت رقیہ اور انکے انتقال کے باد حضرت امے کلسم کا نکاح انس ہوا اسلئے انہی زن نورائیں کہا گیا.**

##### **عزوج اور اولاد (بیویاں اور مسائل)**

**Hazrat Usman رضی اللہ عنہ  ki 9 biwiyan thi.**

**1) رقیہ بنت محمدصل الله عليه وسلم**

**2) ام کلثوم بنت محمدصل الله عليه وسلم**

**3) فختہ بنت غزوان**

**ام عمرو بنت جندب**

**5) فاطمہ بنت ولید**

**6) رملہ بنت شیبہ**

**7) نائلہ بنت الفرافیسا**

**8) ام بنین**

**9) ام والاد**

##### **ان لوڈنگ**

**حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے 9 بیٹے اور 7 بیٹیاں تھیں۔**

##### **بھرنا**

1. **(۱) عبداللہ دوم) عبداللہ اصغر ۳) عمر ۴) خالد بمقابلہ ابان ششم) عمرو ۷) ولید ۸) سعید**
2. **9) عبد الملک**

##### **بیتیان**

**(الف) ام سعید ایی) ام ابان چہارم) ام عمر بمقابلہ عائشہ بمقابلہ مریم**

**7) ام بنین**

#### **حضرت عثما (ر.آ) کی خصیتیں**

**1) انتہائی زیادہ سخی (اللہ کی راہ م خرچ کرنے والے تھے)**

**2) بہادر اور بہادر**

**3) وہ بہت خوبصورت تھے.**

**4) لمبی داڑھی کے ساتھ**

**5) اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم کے 2 بار دامد بین**

**6) اسلام کے تیسرے خلیفہ**

**7) پہلے پہل مسلمان ہونے والے**

**8) پہلا جوڑا اسلام کے لیے حجرات کرنے والا**

**9) آخرت س بہوت زیادہ درنے والے**

**انکے سامنے قبر کا تذکرہ آتا تو اتنا روٹ کی دادھی گیلی ہو جاتی.**

#### **حضرت عثمان رضی اللہ عنہ**

**جیسے ہی اسلام کی تعلیمات عام ہونے لگیں حضرت ابوبکر صدیقی َرضی اللہ عنہ کی دعوت پر آپنے ابتدائی مرحلے م ہی اسلام قبل کیا اور تکلفین اٹھائیں.**

#### **حضرت عثما کی فضیلت اور مقامو مرتبہ**

##### **(۱) وہ لوگ جو بدر میں شریک نہ بھی ہوں تو بھی بدیوں کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ان کے ساتھ رہنے کی درخواست کی لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ سے غزوے میں شامل ہونے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یقین دلایا کہ اگر وہ جنگ 26 میں شامل نہ بھی ہوئے تو انہیں بھی بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح اجر و ثواب میں حصہ ملے گا۔**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان، تمہیں بھی بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور تمہیں بھی مال میں حصہ ملے گا۔**

###### **(صحیح بخاری: 3130)**

##### **2) با ہیگ**

**حضرت عثما غنی َرضی اللہ عنہ انتہائی حیا اور غیرت رکھتے تھے یہان تک کی فرشتے بھی آپسے حیا کرتے تھے.**

**اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلمیک بار اپنے حجرے م لیٹے تھے اور آپکے پیر کا کچھ حصہ خلع تھا حضرت ابوبکر آپسے ملنے آئے اور اجازت چاہی. اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم نے اجازت دے دی. حضرت عمر آئے اور اجازت مانگی اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم نے انہے بھی اجازت دے دی. حضرت عثما نے اجازت مانگی تو آپنے اپنے کپڑے ٹھک کیے تب اجازت دی. حضرت عیشا رضی اللہ عنہا کے پچھنے پر اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلمنے کہا, کیا مین اس انسان س حیا نا کارون جسے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں.**

###### **(مسند احمد: 514)**

##### **(۳) حضرت عثمان ؓ اگر جنت میں عمل نہ بھی کرتے تو جنت سے شرمندہ ہوتے۔**

**غزوہ-ی-تبوک کے موقعے پر آپنے اپنا خوب مال خرچ کیا. اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم نے بشارت دی کی آج کے بد کوئی عمل نا کارین تب بھی عثما جنتی ہیں.**

###### **(سنن ترمذی: 3701)**

##### 

##### **4) دنیا میں جنت**

**حضرت عثما رضی اللہ عنہ ان صحابیوں م تھے جنہے دنیا م جنت کی بشارت دی گائی.**

**اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو یہان بی'رے روما کے العوا کوئی بھی مٹھے پانی کا کوان نہی تھا. اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم کے کہنے پر حضرت عثما نے یہودیوں س یوس خرید کر مسلمانوں کے لیے آزاد کروایا.**

###### **(سنن ترمذی: 3703)**

##### **5) اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم نے حضرت عثما رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی کہا**

**اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جنت میں ہر نبی کا ایک صحابی ہو گا، میرا ساتھی عثمان ہو گا۔**

###### **(سنن ابن ماجہ: 109)**

##### 

##### **6) اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم نے کہا میری 10 بیٹیاں ہوتیں تو مین ان سبکہ نکاح عثما س کر دیتا**

**اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلمنے ارشاد فرمایا کی اگر میری 10 بیٹیاں ہوتیں اور یک یک کر کے انکا انتقال ہو جاتا تو مین اپنی دوسری بیٹیوں کا نکاح عثما س کرتا جاتا.**

###### **[طبرانی نام: 1061]**

##### **7) طالب وحی**

**حضرت عیشا رضیاللہ عنہا کہتی ہیں کی اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم حضرت عثما س وہی لکھواتے تھے**

###### **(مسند احمد: 26173)**

##### **8) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عثمان غنی کا ہاتھ بتایا۔**

**سولہ ہڈیبیا کے موقعے پر حضرت عثما کی شہادت کی افواہ سن کر اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم نے موط کی بیط کی جسے بیط-ی-رضوان کہا جاتا ہائی. اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم نے صحابہ س اپنے ہاتھ پر بیط لی اور اپنا ہاتھ رکھ کر کہا کی ی عثما کا ہاتھ ہائی.**

###### **(صحیح بخاری: 3698)**

##### **9) آپ نے شہادت حاصل کر لی ہے۔**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی زوجہ حضرت ابوبکر صدیقی، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی آپ کے ساتھ تھے۔**

###### **(صحیح بخاری: 3686)**

#### **حضرت عثما غنی (ر.آ) کو خلافت ملنا**

**حضرت عمر فاروقی َرضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال س پہلے 6 لوگوں کی یک کمیٹ بنائی اور لوگوں س کہا کی انمی س جسے چاہو خلیفہ بنا لینا. حضرت عمر َرضی اللہ عنہ کے انتقال کے 3 دین کے باد 26 ہجری م تمام لوگوں کے اتفاق س حضرت عثما رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا.**

**حضرت عمر بن خطاب َرضی اللہ عنہ کے دور م کبھی فتنے سیر نا اٹھا سکے کیونکہ آپ بہوت شدید تھے اور اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلمکی پیشینگوی تھی کی عمر فتنوں کا دروازہ ہیں.**

**حضرت عمر َرضی اللہ عنہ کے باد حضرت عثما غنی َرضی اللہ عنہ کی خلافت م جب فوتوحات کا سلسلہ بڑھنے لگا تو فتنے بھی بڑھنے لاگے اور لوگوں کو قابو کرنا یک مشکل کام بان گیا.**

#### **حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت م کی گائیں فوتوحات اور اہم وقعات**

**1) اسکندریہ (عراق) کو فاتح کیا گیا.**

**2) عذر بایجان, آرمینیا کی فاتح**

**3) عبداللہ بن سعد کی قیادت م افریکا فاتح کر لیا گیا.**

**(4) کبراس نامی شہر فتح کر لیا گیا**

**Ek waقیہ:**

**مالے غنیمت کو دیکھ کر ابو درداء َرضی اللہ عنہ رونے لاگے اور پچھنے پر کہا کی جب لوگوں کو اللہ نے نوازا تو و غافل ہو گئے اللہ نے ہمکو ان پر مسلط کر دیا کاہن ہم بھی دولت دیکھ کر غافل نا ہو جائیں اور اللہ ہم پر کیسی اور کو مسلط کر دے.**

**(5) مسجد نبوی کی توصیح (تعمیر نو) کارویہ**

**6) قرآن کو پڑھنے کا یک نسخہ طیار کروایا**

**انہوں نے ہر جگہ سے قرآن کے نسخے منگوائے اور نسخے لکھ کر ہر جگہ بھیجے کیونکہ جب نئے لوگ اسلام میں آئے تو قرآن کی تلاوت میں فرق تھا۔**

**7) بہاری بیڈا (بحری جہازوں کا بیڑا) بنایا گیا**

**معاویہ بن ابو صوفیان َرضی اللہ عنہ کے کہنے پر حضرت عثما نے سمندری راستے کے ذریعے فاتح کو بڑھانے کے لیے سمندری بیدا بنوایا.**

**8) عبداللہ بن صبا یہودی کا اسلام م داخل ہون**

**مصر کا رہنے والا ی شخص مسلمانوں س بوغزرت رکھتا تھا اور اسلام کو کمزور کرنے کے لیے اسنے اسلام قبل کیا اور لوگوں کو حضرت عثما رضی اللہ عنہ کے خلاف بھڑکانے کا کام کیا جسے لوگوں م امیر کی مخالفت شورو ہو گائی.**

#### **حضرت عثما غنی (ر.آ) کے قتل کی سازشیں**

**عبداللہ ابن صبا نے 33 ہجری م عراق اور مصر م غم غم کر لوگوں کو حضرت عثما کے خلاف بھڑکانا شورو کیا اور اسلامی حکومت کے خلاف لوگوں کو ورگلایا. جسے لاگ اسلام س نکلنے لاگے اور خوارج کہلائے.**

#### **خوارج کے حضرت عثما غنی (ر.آ) کے خلاف بنیادی اعتراضات**

##### (۱) وہ بدر کے گزوے میں نہیں گیا۔

**وضاحت : اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلمکی بیٹی حضرت رقیہ َرضی اللہ عنہ بیمار تھیں اور اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم نے اپکو انکے پاس روکنے کو کہا لیکن آپنے غزوی م سہامل ہونے کی اجازت مانگی تو اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم نے انہے بشارت دی کی جنگ م شامل نا ہونے پر بھی انکو بدر م شامل ہونے والوں جیسا صواب اور مال-ی-غنیمت م حصہ ملیگا.**

##### **(۲) غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرار ہو گئے۔**

**وضاحت : اس وقت تیراندازوں کے پہاڑ س نیچے اتر جانے س حضرت خالد ابن ولید نے پچھے س حملہ کر دیا جسے افرا طفری کا محول ہو گیا تھا اور بہوت سارے صحابہ وہاں س بھاگنے لاگے. لیکن اللہ ت'علا نے انہے معاف کر دیا.**

###### **یہ حقیقت ہے کہ دنیا کے لوگ ایسا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔**

**"ٹم م س جن لوگوں نے اس دین پیٹھ پھیری جب ڈونو لشکر یک دوسرے س ٹکرائے, انکے بعض عمل کی وجہ س شیطان نے انکو لغزرتیش میں مبتلا کر دیا تھا اور یقین رکھو کی اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہائی."**

###### **(سورہ آل عمران آیت 155)**

##### **(۳) بیت الرضوان اول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شامل نہیں کیا گیا۔**

**وضاحت : حضرت عثما غنی َرضی اللہ عنہ کی شہادت کی افواہ سن کر ہی اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلمنے انکی شہادت کا بدلا لینے کے لیے ہی موط تک کی بیط کی تھی اور اپنے یک ہاتھ کو حضرت عثما غنی َرضی اللہ عنہ کا ہاتھ کہا تھا.**

##### **4) قرآن کے نسخوں کو جمعہ کیون کروایا?**

**وضاحت : نئے لوگوں کے اسلام م داخل ہونے کی وجہ س قرآن کو پڑھنے م غلطیاں ہونے لگیں جنسے اسکے مائنے بدلنے کا دار تھا اس وجہ س آپنے قرآن کو پڑھنے کا ساحی طریقہء لوگوں تک پہنچانے کی نیت س ایسا کیا.**

##### **(۵) اس نے اپنے خاندان کے لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا۔**

**وضاحت : حضرت عثما غنی َرضی اللہ عنہ قابلیت کے مطابق لوگوں کو ذمیداریاں دیتے تھے جسمے کچھ آپکے رشتیدار بھی تھے اسلئے ایسا کہنا مناصب نہی.**

**مصر س یک بدا گیروہ مدینہ آیا اور حضرت عثما س باط کیا اور اپنے اعتراضات کے جواب مانگے. عثما غنی َرضی اللہ عنہ نے انکے سوالوں کے جواب دیے اور و حضرت عثما رضی اللہ عنہ کے جواب س مطمئن ہو کر واپس جانے لاگے تب کیسی نے خط لکھ کر مصر والوں س کہا کی عثما نے تمھارے مصر پہنچتے ہی تمھے قتل کر دینے کا حکم دیا ہائی ی سنکر و واپس مدینہ آئے اور عثما غنی َرضی اللہ عنہ کے غر کا محاسرہ کر لیا.**

#### **حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاسرہ**

**جب یہ سب لوگ واپس آئے تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اب آپ خلافت چھوڑ دیں۔ انہوں نے خلافت چھوڑنے سے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مرضی ہے۔**

###### **(سنن ترمذی: 3705)**

###### کلہ: یالاء العلاء، علاء، علاء، علاء، علاء، علاء، علاء، علاء، علاء، ع۔

**''اے عثمان، اللہ تعالیٰ تمہیں قمیص پہنائے گا اور اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو اسے نہ اتارو۔ خوارج نے 20 دن تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا دورہ کیا، انہیں 20 دن تک گھر میں قید رکھا، ابتدائی طور پر انہیں کچھ دنوں کے لئے نماز کے لئے جانے کی اجازت دی اور پھر انہیں مکمل طور پر گھر میں قید کر دیا۔**

**سوال : حضرت عثما رضی اللہ عنہ نے صحابہ کی مدد کیون نہی لی?**

**جواب: بہت سے صحابہ آپ کی مدد کے لیے آگے آئے جن میں حارثہ بن نعمان، مغیرہ بن شوبع، عبداللہ بن زبیر، زید بن سبط رضی اللہ عنہم شامل ہیں لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں واپس بھیج دیا کیونکہ وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔**

#### **حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت**

**خوارج نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر 20 دن تک دورہ کیا اور انہیں کچھ دنوں کے لیے کھانا اور پانی لانے کی اجازت دی، بعد میں انہوں نے اسے بھی روک دیا۔ جب پیاس بڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو میں نے مدینہ کے کنویں کو لوگوں کے لیے آزاد کر دیا ہے، کم از کم مجھے اس کے لیے پانی پینے دو۔ انہیں کھانا لانے کی اجازت تھی، لیکن انہیں اجازت نہیں تھی۔**

**رات م حضرت عثما رضی اللہ عنہ نے خواب م اللہ کے نبیصلى الله عليه وسلم ,حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب َرضی اللہ عنہ کو دیکھا جو کہ رہے تھے کی عثما آؤ کل ہمارے ساتھ افطار کارو**

**12 ذلہج ,35 ہجری (17 جون, 656 اد) کو آپنے روضع رکھ لیا اور جب آپ قرآن کی سورہ بقارہ : 137 کی تلاوت کر رہے تھے**

##### **فصیق فقہ الحمد للہ**

**"اللہ تمھاری حمایت م انقریب انس بدلا لی لیگا."**

**پچ سے گھر میں داخل ہوتے ہی خوارج نے آپ پر حملہ کیا اور آپ کا خون اس قرآن پر بہہ گیا جو آپ پڑھ رہے تھے (یہ قرآن اب بھی ترکی کے ایک میوزیم میں رکھا گیا ہے)۔**

**آپ کی عمر 79 سے 80 سال کے درمیان تھی اور آپ روزے کی حالت میں شہید ہوئے اور آپ کی شہادت کے ساتھ ہی فتنو کا دور شروع ہوا۔**

##### 

## ***حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ***

* **حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ خلافت رشیدہ کے چوتھے اور آخری خلیفہ تھے. حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ کے باد اپکو خلافتہ ملی.**

**آپ انتہائی بہادر تھے اور اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمآپسے بینتہ محبت کرتے تھے. خلفاء-ی-رشیدین م آپ اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکے سبسے قریبی رشتیدار تھے.**

**حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر امت کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔**

1. **شیعہ: وہ جو تمہیں جلال بخشتے ہیں۔**
2. **اہلے سنت وال جماعت : قرآن اور حدیث کی روشنی م آپکو ماننے والے**

* **نام اور نسب : علی بن ابو طالب (ابڑے مناف) بن عبدال مطالب بن ہاشم. آپکا نسب سائیڈی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے نسب س ملتا تھا کیونکہ حضرت علی, اللہ کے نبصلى الله عليه وسلم کے چچرے بھائی تھے.**
* **والدا کا نام : آپکی ولیدہ کا نام فاطمہ بنت اساد بن ہاشم بن ابڑے مناف تھا.**
* **ولادت (برتھ) : 13 رجب, اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کو نبوت ملنے کے 10 سال پہلے (13 سپٹمبر , 601 اد) مکا م آپکی پیدایش ہوئی.**

##### **Kunniyat:**

**(1) ابو الحسن**

**2) ابو سبطین**

**3) ابو طراب**

**ی لقب (ابو تراب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے دیا اور حضرت علی اس نام س بلائے جانے کو پسند کرتے تھے.**

**یک دین حضرت علی اور حضرت فاطمہ م کچھ جھگڑا ہو گیا اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمغر آئے اور حضرت فاطمہ س پوچھا علی کہن ہیں?**

**حضرت فاطمہ نے بتایا کی و ناراض ہو کر مسجد چھلے گئے ہیں اور دوپہر م قیلولہ کے لیے بھی غر نہی آئے.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلممسجد گئے اور حضرت علی کو زمین پر لیٹے دیکھا انکی پیٹھ پر مٹی لگی تھی. اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے ڈھول صاف کی اور کہا اٹھ جا ابو تراب.**

###### **(صحیح بخاری: 430)**

##### **لقب:**

**1) امیر المومنین**

**2) حیدر**

#### **حضرت علی کی خصیتیں:**

**1) انتہائی زیادہ بہادر**

**2) عادل (انصاف کرنے والے)**

**3) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکے دامد تھے.**

**4) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکے سبسے قریبی رشتیدار تھے.**

**5) 10 سال کی عمر میں وہ بچھڑوں پر ایمان لانے والے پہلے شخص تھے۔**

**(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی گھر میں پلے بڑھے اور ان کی پرورش ہوئی۔**

**7) صاحبے لیواور رسول اسلامی جنگوں م زیادتر جھنڈا اٹھانے والے.**

#### **بیویاں اور اولادیں**

**حضرت علی رضی اللہ عنہ کی 9 بیویاں اور 20 اولادیں تھیں, 14 بیٹے اور 6 بیٹیاں.**

**جب تک حضرت فاطمہ حیات تھیں تب تک آپنے دوسرا نکاح نا کیا اور یک وقت پر آپکی 4 بیویاں ہوتی تھیں.**

##### **(1) حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم**

**ان لوڈنگ**

**1) حسن 2) حسین 3) محسن 4) زینب کبری بمقابلہ ام کلثوم کبری**

##### **(۲) ام بنت بنت حزم**

**ان لوڈنگ**

**1) عباس 2) جعفر 3) عبداللہ 4) عثمان**

##### **3) لیلیٰ بنت مسعود**

**ان لوڈنگ**

**1) عبد اللہ دوم) ابوبکر**

##### **4) اسماء بنت عمیس**

**ان لوڈنگ**

**(۱) یحییٰ دوم) محمد اصغر**

##### **5) صحبہ بنت زمعہ**

**ان لوڈنگ**

**1) عمر 2) رقیہ**

##### **(6) ام سعید**

**ان لوڈنگ**

**(۱) ام حسن ؑ رملہ**

##### **7) حیات**

**علاد**

**i) جیریا**

##### **(8) امہ بنت ابو العاص**

**علاد**

**1) محمد اوست**

##### **9) خولہ بنت جعفر**

**علاد**

**1) محمد بن حنفیہ**

#### **حضرت علی کی فضیلت اور مقام:**

##### **1) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو و مقم دیا جو موسی علیہ السلام کے لیے ہارون تھے.**

**غزوہ-ی-تبوک م اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عورتوں اور بچھوں کی حفاظت کے لیے مدینہ م روکنے کو کہا. حضرت علی نے اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم س جنگ م ساتھ لی چلنے کی گزارش کی کیونکہ منافق حضرت علی کا مذک بنانے لاگے تھے.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے حضرت علی س کہا تو میرے لیے ویسہ ہائی جیسے موسی کے لیے ہارون تھے, پر میرے باد کوئی نبی آنے والا نہی.**

###### **(صحیح بخاری: 4416)**

##### **2) اللہ اور اسکے رسول, حضرت علی س محبت کرتے تھے اور حضرت علی اللہ اور اسکے رسول س محبت کرتے تھے.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے صحابہ-ی-کرم س کہا کل مین ایسے انسان کے ہاتھ م جنگ کا جھنڈا ڈونگا جو اللہ اور اسکے رسول س محبت کرتا ہائی اور جسے اللہ اور اسکے رسول محبت کرتے ہیں.**

**صحابہ-ی-کرم صوبہ کے وقت اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کی خدمت م حاضر ہیو اور آس لگائے رہے کی و شخص کاؤں ہوگا!**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے فرمایا, علی کہن ہائی?**

**صحابہ کرام نے کہا کہ ان کی آنکھ میں تکلیف تھی۔**

**آپنے کہا انہے بلاؤ. جب حضرت علی آئے تو اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے اپنا لوابے داہن(سلیوا) انکی انکھ پر لگایا. حضرت علی کہتے ہیں اسکے باد ایسا لگا منو کوئی تکلف ہی نا تھی.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے انکے ہاتھ م جھنڈا دیا اور ارشاد فرمایا : جنگ کے پہلے اسلام کی دعوت دینا. تیرے ذریعے اللہ نے کیسی کو ہدایت دے دی تو تیرے لیے سرخ انٹنی س بہتر ہائی.**

###### **(صحیح بخاری: 3702)**

##### **3) اللہ اور حضرت جبریل علی س محبت کرتے تھے**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے حضرت علی رضی اللہ عنہ س کہا کی جبریل کہ رہے ہیں کی مین علی س محبت کرتا ہن. حضرت علی نے کہا کی مینے ایسا کاؤں سا عمل کیا ہائی جسے جبریل مجھسے محبت کرتے ہیں اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا کی جبریل س اوپر اللہ بھی تجھسے محبت کرتا ہائی.**

###### **[پب نام: 8145]**

##### **4) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے کہا مین جسکا والی ہن و علی کو بھی اپنا والی مانتا ہائی**

###### **(مسند احمد: 22961)**

##### **5) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمصلى الله عليه وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے اللہ س دعا کی ے اللہ ربول الامین علی کی مدد کر, ے اللہ ربول الامین علی کو عزت عطا کر.**

###### **[PubName: 5133]**

##### **6) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمحضرت علی پر بھروسا کرتے تھے.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے حجرات کے وقت اپنے بستر پر لوگوں کی امانت لوٹانے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لٹایا.**

###### **7) زیادتر جنگوں م مبارزت کرنے والے حضرت علی ہوتے تھے.**

###### **8) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمحضرت علی رضی اللہ عنہ س بہوت محبت کرتے تھے**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمنے ارشاد فرمایا : مین علی س ہن علی مجھسے ہائی.**

###### **(ترجمہ: 3712)**

#### **حضرت علی بن ابی طالب (ر.آ) کو خلافت ملنا**

**12 ذلہج, 35 ہجری اپکو خلافت ملی اور 5 سال آپکی خلافت رہی. عثما-ی-غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے باد ان 5 لوگوں م س کیسی کو خلیفہ بنایا جانا تھا جنکے نام حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتائے تھے ;**

**i) Hazrat Ali bin Abi Talib رضی اللہ عنہ**

**ئ) حضرت طلحہ بن یوبیڈ اللہ رضی اللہ عنہ**

**iii) Hazrat Zubair bin Awwam رضی اللہ عنہ**

**iv) Hazrat Abdurrahman bin Auf رضی اللہ عنہ**

**و) حضرت سعد ابن ابی وقص رضی اللہ عنہ**

**سبھی لوگوں کی رضامندی س حضرت علی کو خلیفہ بنایا گیا.**

**حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مدینہ منورہ میں خوف و ہراس کی فضا پیدا ہوگئی کیونکہ مدینہ کے ایک بڑے حصے پر خوارج کا قبضہ تھا اور صحابہ کرام جنگ کے سلسلے میں مدینہ سے باہر تھے، ایسے ماحول میں حضرت علی نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی۔**

**5 سال تک اپکی حکومت رہی اور ی پورا وقت آپسی جنگوں م گزر گیا.**

#### **حضرت علی کی خلافت کے بادے کام اور وقعات**

**حضرت علی کے زمانے میں ایک جنگ ہوئی جس میں مسلمان ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہوئے اور ان جنگوں میں مسلمانوں نے مسلمانوں کا خون بہایا۔**

##### **1) جنگے جمال**

**حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے باد امیر معاویہ نے حضرت عیشا, حضرت طلحہ, حضرت زبیر اور دوسرے صحابہ کی موجھودگی م کہا کی حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا کیساس لیا جائے.**

**حضرت علی اور معاویہ کے بچ اختلاف ہو گیا کیونکہ حضرت علی حلات کی نزاکت کو دیکھتے ہیو ایسا نہی کرنا چاہتے تھے.**

**اختلاف اتنا بدھ گیا کی اسکے نتیجے م امیر معاویہ اور حضرت علی کے بچ جنگ ہو گائی اور مسلمانوں کا خوں بہا.**

##### **2) جنگ-e-Sifeen**

**یہ جنگ حضرت علی اور امیر معاویہ کے درمیان بھی ہوئی تھی۔ دو آدمیوں کو بات چیت کے لئے بھیجا گیا اور جنگ ختم ہو گئی۔**

**3) دارول خلافت کو مدینہ س ہاتا کر کوفہ (عراق) م شفٹ کیا گیا**

**4) خوارج اور شیع کا ظاہر ہونا**

#### 

#### **Hazrat Ali رضی اللہ عنہ ki shahadat**

**کوفہ م حضرت علی کو 17,رمزن 40 ہجری (24 جنوری 661 اد) 60 سال کی عمر م عبدالرحمن بن ملجم نے فجر کی نماز کے وقت سیر پر تلوار مار کر شہید کر دیا.**

* **شیا**

**لغوی میں آنا: شیعہ کا لغوی میں آنا ہے مددگار**

**اصطلاحی ما'آنا : ہر و انسان جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تینو خلیفے س زیادہ افضل مانتا ہائی اور ی عقیدہ رکھتا ہائی کی خلافت کا حق حضرت علی کا تھا جسے چھیں لیا گیا یوس شیع کہتے ہیں.**

##### **شیعیت کی بنیاد ڈالنے والا شخص عبداللہ بن صبا یہودی تھا.**

**سوال : شیع نے حضرت علی کو ہی کیون چنا?**

**جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے داماد تھے اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سب سے پیاری بیٹی کے شوہر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت محبت کرتے تھے اس لیے یہودی ان کا نام لے کر کوئی بھی سازش کر سکتے تھے جسے کوئی رد نہیں کر سکتا۔**

##### **شیعوں کے مش'حور فرقے**

**1) بوہرہ**

**2) زیدیہ**

**3) اسنان عشریہ**

**4) امامیہ**

**5) جعفریہ**

##### **شیعوں کے بنیادی عقیدے**

##### **1) پنجتانی میں عقیدہ ہے**

**شیع محمد, علی, فاطمہ, حسن اور حسین کو مانتے ہیں بقی صحابہ کو مرتد مانتے ہیں.**

##### **2) خلافت کا عقیدہ**

**شیع ی عقیدہ رکھتے ہیں کی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے باد خلافت کا حق حضرت علی کا تھا جسے انسے چھینکر حضرت ابوبکر صدیقی , حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثما غنی رضی اللہ عنہ کو دے دیا گیا.**

**رد: اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے اپنی حیات م, جب بیماری کی شدت بدھ گائی تو حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ امامت کرنے کے لیے پسند کیا اور اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمصلى الله عليه وسلم کی حیات م حضرت ابوبکر صدیقی رضی اللہ عنہ نے 17 نمازیں پڑھائیں.**

**اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکی دنیا س رخصتی کے باد صحابہ-ی-کرم نے حضرت ابوبکر صدیقی کے ہاتھ پر بیط لیکر انہے خلیفہ چنا, حضرت علی بھی انمی شامل تھے.**

**حضرت عیشا رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کی اللہ کے نب کے مرازول موط م جب نماز کا وقت آیا اور اذان دی گائی تو آپ نے فرمایا ابوبکر س کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں.**

**ی اس باط کی دلیل ہائی کی اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم کے باد خلیفہ بین کا حق حضرت ابوبکر صدیقی رکھتے تھے.**

###### **(صحیح بخاری: 664)**

##### **(4) امام عقیدہ**

**شیعوں کا عقیدہ ہے کہ کل 12 امام ہیں اور وہ سب معصوم ہیں، یعنی ان کے ساتھ کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔**

**اس میں 12 امام ہیں۔**

**1) حضرت علی**

**(2) حضرت حسین رضی اللہ عنہ**

**(3) حضرت حسن علیہ السلام**

**حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ**

**5) محمد باقر**

**6) جعفر صادق**

**7) موسی کاظم**

**8) علی رضا**

**9) محمد جواد**

**10) علی ہادی**

**11) حسن عسکری**

**12تھ عمام کو شیع عمام-ی-غائب کہتے ہیں انکے بارے م انکا عقیدہ ہائی کی و قیامت کے قریب ظاہر ہونگے.**

##### **5) تقیہ کا عقیدہ**

**تقیہ کا مطلب ہائی چھپانا اور شیعوں کا ایسا عقیدہ ہائی کی سامنے والے کو دیکھ کر اس جیسے بان جاو اور اپنا عقیدہ ظاہر نا کارو.**

**منسوخی: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو کوئی اور چیز ظاہر کرتے ہیں۔**

**"اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلمکا ارشاد : اللہ ت'علا کے نزدیک سبسے برا انسان و ہائی جو ڈو چہرے لی کر گھوم."**

###### **(صحیح بخاری: 7179)**

##### **5) قرآن مکمل نا ہونے کا عقیدہ.**

**شیعوں کا عقیدہ ہائی کی قرآن مکمل نہی ہائی اور حضرت علی کی فضیلت والی آیتوں کو خلیفے نے چھپا لیا.**

**منسوخی: اللہ رب العالمین نے قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے، اس لیے قرآن سے کچھ چھپانا ممکن نہیں ہے۔**

###### **میں اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوں گا.**

**"ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہائی اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں."**

###### **(سورة الحجر: 9)**

##### **6) مرتد منا سے صحابہ کرام تک**

**شیعہ تمام صحابہ کرام کو مرتد کہتے ہیں سوائے چند صحابہ کرام کے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دنیا سے چلے جانے کے بعد وہ مرتد ہو گئے اور اپنی مجلس میں ان کی شان و شوکت کو بدنام کرتے ہیں۔**

###### **درجہ:**

###### **ی) اللہ ت'علا پہلے پہل ایمان لانے والے صحابہ س راضی ہوا اور و اللہ س راضی ہیو.**

###### والطالۃ التالاء و الاعاء، وعلاء، وعلاء، علاء، علاء، وعلاء، علاء، علاء، وعلاء، علاء،

**"اور مہاجرین اور انصار میں س جو لاگ پہلے ایمان لائے اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی , اللہ ان سب س راضی ہو گیا اور و اس س رازی ہیں اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات طیار کر رکھے ہیں جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں , جن م و ہمیشہ ہمیشہ رہیںگے."**

###### **(سورۃ التوبہ : 100)**

###### **ئ) اللہ کے نبی صلى الله عليه وسلم نے صحابہ-ی-کرم کو برا بھلا کہنے س منا کیا.**

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے ساتھیوں کو گالی اں نہ دو، میرے ساتھیوں کو گالی اں نہ دو، اگر تم میں سے کوئی احد کے پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو تم میرے مٹھی بھر ساتھیوں کے خرچ تک نہیں پہنچ سکو گے۔"**

##### **7) بدہ کا عقیدہ**

**ان کا ماننا ہے کہ چیزیں اللہ کی طرف نازل ہوتی ہیں یعنی انہیں اچانک معلوم ہو جاتا ہے۔**

**رد: اللہ ت'علا کو ہر چیز کا علم ہائی.**

##### **8) رجا'ات کا عقیدہ (واپس لوٹنے کا عقیدہ)**

**شیع عقیدے کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ دنیا م واپس لوٹینج.**

**اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کی روحیں جنت کے پرندوں میں ہیں اور جنت میں جہاں چاہیں کھاتے پیتے ہیں۔**

**ان کے رب نے ان سے پوچھا کہ کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟**

**انہوں نے کہا کہ ہم کیا چاہیں گے کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں وہاں گھومیں اور کھائیں پیئیں۔**

**اللہ تعالیٰ نے اس سے تین مرتبہ پوچھا، جب اس نے دیکھا کہ جب اس نے جواب نہیں دیا تو اسے بخشا نہیں جائے گا تو اس نے جواب دیا:**

**اے ہمارے رب! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹ آئیں تاکہ ہم تیری راہ میں دوبارہ شہید ہو جائیں۔ جب اللہ دیکھے گا کہ ان کے لیے کوئی اجر نہیں ہے تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔**

###### **(صحیح مسلم)**

اشارہ مبشرہ (عشرہ مبشرہ) و 10 صحابہ(ر.انہما) ہیں جنکو نبی محمد صلى الله عليه وسلم نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت (خوشخبری) دی تھی. ی صحابہ اسلام کے بوہوٹ آ'زیم اور مقرب (نزدیکی) لاگ تھے.

یہ رہے ان 10 صحابہ کے نام:

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

2. عمر بن خطاب (رضي الله عنه)

3. عثمان بن عفان (رضي الله عنه)

4. علی بن ابی طالب (رضي الله عنه)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

8. سعد بن ابی وقاص (رضي الله عنه)

سعید بن زید رضی اللہ عنہ

ابو عبیدہ بن الجراح (رضي الله عنه)

# ***ام المومنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبری*** *رضی اللہ عنہا*

**[حضرت ابو حریرہ (رضي الله عنه) س روایت ہائی کی ایک روز حضرت جبرئیل (علیہ السلام) رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) برتن ہاتھ میں لیے تشریف لا رہی ہیں جسمے کھانے پینے کے لیے کچ ہائی, جب ووہ آپ کے پاس آ جائے تو انہے اللہ رب-ال-عزت کا اور میرا سلام کہنا اور جنت میں ایک ایسے غر کی بشارت دینا جو ماروارید کا بنا ہوا ہائی اور اسکو یاقوت س آراستہ کیا گیا ہائی, پور سکھوں ایسا کی عثمیں کوئی شور-و-غل نا ہوگا اور نا ہی عثمی مہنت-و-مشقت کی تھکن ہوگی"**

**(بخاری شریف)**

**وفا کی تصویر, سچھائی کی خوگر, مجسمہ-ی-اخلاق, پاکیزہ سیرت-و-بلند کردار, گداز دل, جان پور-سوز, فہم-و-فراست, عقل-و-دانش اور جوڈ-و-سخہ کی پیکار, ناز-و-نی'ام میں پالی ہوئی, دولت جسکے انگن میں حوا کی تارہ برستی رہی, جسے سب س پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا, جسے اللہ رب-ال-عزت نے جبریل (علیہ السلام) کے ذریعے اسمان س سلام بھیجا, جسے سب س پہلے جنت کی بشارت دی گائی, جسے حبیب-ی-کبریا (علیہ السلام) کی صحبت میں جو 20 سال اور چند ماہ رہنے کی سا'عادت حاصل ہوئی, جسکے غر میں اسمان س و'ہی نازل ہوتی رہی, جسنے شیعب-ی-ابی طالب میں رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کے ساتھ محصور رہ کر رفاقت, محبت, عرفتگی اور ایثار کا مثالی کردار پیش کیا, جسنے اپنی ساری دولت رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کے قدموں میں ڈھیر کر دی, جسکی قبر ہدی-ی-برحق (صلى الله عليه وسلم) دفن کرنے س پہلے خود اترے اور لہڑ کا با-چشم-ی-خود جائزہ لیا اور اپنے ہاتھوں س جساد-ی-ات'ہر کو قبر میں اتارا. سرور-ی-عالم کی ہمدرد, غم-گسار, رفیق-ی-حیات, کھاتوں-ی-جنت, فاطمۃ-عز-زہرا کی ولیدہ, نوجوان-ی-جنت حسین کی نانی, امیر-ال-مؤمنین ظل-نورائیں (ہولڈر اوف ٹوہ لائٹس) عثما بن افان اور امیر-ال-مؤمنین علی-ال-مرتضی کی خوش دامن جسے طریق میں سیدہ تاہیرا صدیقہ خدیجہ-تول-کبریٰ کے نام س یاد کیا جاتا ہائی.**

**آئیے اس کھاتوں-ی-جنت کی رشک بھری زندگی کا دل اواعظ تذکرہ طریق کے آئیے میں دیکھتے ہوئے اپنے تاریک ڈیلوں کو روشنی باہم پہنچائیں.**

**حضرت عبداللہ بن اباس (رضي الله عنه) فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) نے زمین پر چار لکیریں لگائی اور فرمایا کی ٹم جانتے ہو ان لکیروں س کیا مراد ہائی? سب ہم نشین صحابہ کرم (رضي الله عنه) نے ادب-و-احترام س عرض کیا: اللہ اور اسکے رسول ہی بہتر جانتے ہیں, آپنے فرمایا ان لکیروں س کائنات کی افضل-و-برتر چار خواتین مراد ہیں, جن کے نام ی ہائی:**

**1: خدیجہ بنت خویلد**

**2: فاطمہ بنت محمد**

**3: مریم بنت عمران**

**4: آسیہ بنت معظم (فرعون کی بیوی)**

**حضرت خدیجہ بنٹ-ی-خوائلد (رضی اللہ عنہا) کو عم-ال-مؤمنین ہونے کا اعزاز حاصل ہوا.  حضرت فاطمۃ-عز-زہرا (رضی اللہ عنہا) کو لسان-ی-رسالت نے خواتین-ی-جنت کی سردار ہونے کا مزدا جانفیزا سنایا.  حضرت مریم بنٹ-ی-عمران کو حضرت ایسا (علیہ السلام) کی ولیدہ ہونے کا اعزاز نصیب ہوا.  جنہے اللہ رب-ال-عزت نے اپنی حکمت-ی-بلیغہ س بغیر باپ کے پیدا کیا. ایشیا بنٹ-ی-مزاہم کے آنگن میں بر-گزیدہ پیغمبر حضرت موسی (علیہ السلام) نے پروارش پائی, اسنے پھراؤں کو یہ مشورہ دیا تھا کی موسی کو اپنا بیٹا بنا لیں جب کہ پھراؤں بانی اسرائیل کے بچوں کا قتل-ی-عام کر رہا تھا, اس کھاتوں-ی-جنت نے صرف موسی (علیہ السلام) کی پروارش کرنے کی سا'عادت ہی حاصل نہی کی بلقہ انکی نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے اللہ (سبحانہ-و-ت'علا ) پر ایمان لانے کا اعزاز بھی حاصل کیا.**

**حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) جب بھی خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کا تذکرہ کرتے تو بوہوٹ زیادہ تعریف-و-توصیف فرماتے. میرے سامنے اکثر-و-بیشتر انکے احسنات کا تذکرہ کرتے.  ایک دین مین نے نسوانی غیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ اکثر-و-بیشتر سرخ چوڑی جبڑے والی بڑھیا کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں, حالاںکہ اللہ ت'علا نے آپکو اس س بہتر بیوی عنایت کر دی ہائی. میری یہ تلخ باط سن کر آپ رنجیدہ خطیر ہوئے اور لمبی آہ بھر کر ارشاد فرمایا:**

**"ابھی تک اسے بہتر بیوی مجھے نہی ملی, عیشا سنو ووہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی, جب عام لوگوں نے میرا انکار کیا, اسنے ایسے وقت میری تصدیق کی جب بیشتر لوگوں نے مجھے جھٹلایا, اسنے اپنے مال-و-دولت س میری مدد کی جبکہ دوسروں نے مجھے جی بھر کر ستایا اور اللہ سبحان-و-ت'علا نے اس س مجھے اولاد کی نعمت بھی آتا کی."**

**سیدہ تاہیرا خدیجہ-تول-کبریٰ رضی اللہ عنہا) 556ء ) کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں.  آپکی ولیدہ کا نام فاطمہ بنٹ-ی-زید بن عاسم تھا, اور ولید کا نام خوائلد بن اساد بن عبدال اوزا تھا. یہ قریش کا ہر دل عزیز سردار تھا, اسکا پیشا تجارت تھا, مال-و-دولت کی فراوانی تھی, اسکا انتقال مشہور-و-معروف جنگ-ی-فجار میں ہوا.**

**خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے ہوش سنبھالتے ہی غر میں پیسے کی ریل پائل دیکھی, جواں ہوئیں تو انکا نکاح ابو حالہ مالک بن نبش بن زرارہ تمی'می س ہوا. اس س آپکے یہان حالہ اور ہند پیدا ہوئے. خدیجہ اپنے خاوند کو بہوت بدے تاجر کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھیں, اس لیے اہتمام بھی کر دیا گیا تھا. مالی وسائل کی بھی کوئی کمی نہی تھی, لیکن اسکی زندگی نے وفا نا کی اور ووہ ڈاگ-ی-مفرقت دیتے ہوئے دا'آئی-ی-اجل کو لبیک کہ گیا.  کچ عرصے باد عتیق بن ای'از بن عبداللہ مخزومی کے ساتھ نکاح ہوا, اور اسنے انکے یہان ایک بیٹی ہندا پیدا ہوئی, لیکن اسکے ساتھ نباہ نا ہو سکا اور ڈونو میں علیحدگی ہو گائی. اسکے باد خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی تمام تار توجوہ اولاد کی تربیت اور تجارت کے فروغ میں صرف کرنا شورو کر دی, کاروبار میں اس قدر ترقی اور وس'ات ہوئی کی دیکھتے ہی دیکھتے قریش کی بہوت بدی مال دار کھاتوں بان گائیں. انکا طریقہ کار ی تھا کی مہنتی, دیانت دار اور سلجھے ہوئے افراط کو مضربیت کی بنیاد پر مال-ی-تجارت سپرد کارٹن اور یہ انسے مال لی کر شام کی منڈی میں فروخت کرنے کے لیے لی جاتے اور وہاں س مال خرید کر مکہ کے منڈی میں لیٹ اور جو نفا حاصل ہوتا عثمیں س نصف انکو دے دیا جاتا, جب خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے مکہ معظمہ میں حضرت محمد بن عبداللہ (صلى الله عليه وسلم) کی دیانت, امانت اور حسن-ی-اخلاق کا چرچہ سنا تو آپکی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اگر آپ میرا مال-ی-تجارت شام لی جانا پسند فرمائے تو مجھے بہوت خوشی ہوگی. آپنے یہ پیش-کش با'خوشی قبول فرمائی, خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنا غلام معیصرہ آپکی خدمت کے لیے ہمراہ کر دیا. آپ مال لیکر شام تشریف لی گئے تو وافر مقدار میں نفع حاصل ہوا, خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے غلام معیصرہ نے دوراں-ی-سفر بعض عجیب-و-غریب مناظر کا مشاہدہ کیا, جس س اسکی حیرت کی کوئی انتہا نا رہی, معیصرہ آپکے حسن-ی-اخلاق, طرز-ی-کلام, سنجیدگی, کھنڈا پیشانی اور گفتار کی شیرینی س اس قدر متصر ہوا کی آپکا دل-و-جان س گرویدہ ہو گیا.**

**شام س واپس آتے ہوئے رسول-ی-اقدس (صلى الله عليه وسلم) کچ ڈیر ارام کے لیے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے ایک مشہور-و-معروف نستو'یورا نامی یہودی راہب دیکھ رہا تھا, اسنے معیصرہ کو اپنے پاس بولا کر پوچھا کہ ووہ درخت کے سائی میں جلوا افروز ہونے والا کاؤں ہائی? معیصرہ نے پوری تفصیل کے ساتھ صوب کچ یوس بتا دیا, اسنے کہا میری باط یاد رکھنا, یہ مستقبل میں نبوت کے آ'علا مقام پر فایز ہوگا کیونکہ اس درخت کے نیچے آج تک نبی کے علاوہ کوئی دوسرا سستانے کے لیے نہی بیٹھا.**

**یہ باط سن کر معیصرہ کو تجب کے ساتھ ساتھ بے-پانہ مسرت بھی ہوئی کی مین کتنا خوش نصیب ہن, مجھے عظیم ہستی کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا ہائی. دوراں-ی-سفر معیصرہ نے شام س مکہ تک یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کے ڈو فرشتے آپکے سر پر سائی کے لیے سائبان تانے جا رہے ہیں تکہ دھوپ کی وجہ س آپکو کوئی تکلیف نا ہو.**

**معیصرہ نے مکہ واپس پہنچنے پر سفر کی مکمل روئیداد سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے گوش گزار کی. یہ ساری دل پزیر داستان سن کر ووہ دلی طور پر بہوت متاثر ہوئیں اور ووہ اس نہج پر سوچنے لگی کی کیون نا آپ کو اپنا سرتاج اور دل کا محرم بنانے کی معاد'دیبانا التماس کی جائے, اگر منظور ہو جائے تو زہ-ی-نصیب ہیں لیکن اسکا اظہار کیسے ہو? کیونکہ مین نے تو سرداران-ی-قریش میں س ہر ایک کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا, مین نے تو کیسی کو بھی پرکہ کی حیثیت نہی دی سرداران-ی-قریش کیا کھنگے, معلوم نہی خاندان کے افراط کا کیا رد-ی-عمل ہوگا? یہ بھی پاتا نہی کہ میری یہ پیشکش شرف-ی-قبولیت حاصل کرتی ہیں یا نہی?**

**انہی خیالات-و-افکار میں شب-و-روز گزرنے لاگے, دل اچھات رہنے لگا, ایک رات خواب آیا, کیا دیکھتی ہیں کی چمکتا ہوا سورج غر کے آنگن میں اتر آیا ہائی, جس س پورا غر جگمگا اٹھا, آنکھ خولی تو حیرت کی انتہا نا رہی.  تورات-و-انجیل کے مشہور معروف عالم ورقہ بن نوفل س خواب کی تعبیر پوچھی, ی خدیجہ کے چچا زاد بھائی تے اور نا-بینا ہو چکے تھے, انہو نے خواب سنکر مسکراتے ہوئے کہا: خوش ہو جاو ی چمکیلا سورج تیرے غر کے سامنے اترتا دکھائی دیا ی نور-ی-نبوت ہائی جو تیرے نصیب میں ایگا اور ٹم اس س فیض حاصل کروگی.**

**اس خواب کے باد خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے قلب-و-نظر میں حضرت محمد (صلى الله عليه وسلم) کا خیال چا گیا اور آپ کی محبت رگ-و-ریشے میں سرایت کر گائی, لیکن کچ سوجھائی نا دے رہا تھا کی کس تارہ آپ تک پیغام پہنچایا جائے.  خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی ایک گہری ساحلی نفیسہ بنٹ-ی-منابہ اس ساری سورت-ی-حال س اگاہ تھی, ایک دین اسنے از راہ-ی-مذاق کہا: اللہ رے ی دل نشین خاموشی, یہ پور اسرار سکوٹ, فضاؤں میں اداس نگاہوں کی دل فارب گردش, یہ بجھی بجھی طبیعت, یہ اداسی اور گھوٹن اور یہ خود کلامی کے بے-چائیں لمہے. کچ بولو تو ساحی اس تارہ اٹھکیلیاں کرتے ہوئے ایک دام سنجیدہ ہو کر کہنے لگی: جانے ڈو یہ بھی کوئی کام ہائی ی مشکل تو مین حال کیے دیتی ہن, وہاں س اٹھی سیدھی حضرت محمد (صلى الله عليه وسلم) کے پاس چالی گائی, سلام عرض کیا, خیریت دریافت کی اور کہا: ایک ذاتی سوال اگر محسوس نا کریں تو عرض کارون.**

**اس نے کہا: ہاں کیا بات ہے؟**

**دعا: تم نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی؟**

**انہوں نے کہا: میرے پاس اتنی مالی گنجائش نہیں ہے جس سے شادی کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔**

**اسنے کہا: اگر مین ایک مال دار, خاندانی اور حسین-و-جمیل کھاتوں کی نشان-ڈھی کارون جو آپ س شادی کرنے کی دلی رغبت رکھتی ہائی, کیا آپکو منظور ہائی?**

**اس نے کہا: یہ کون ہے؟**

**درخواست: خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا)**

**آپنے فرمایا اگر ووہ رضامند ہیں تو مجھے قبول ہائی. یہ جواب سن کر نفیسہ خوشی س جھوم اٹھی اسی وقت جاکر اپنی ساحلی کو مسرت بھرا پیغام سنایا تو اسکے نصیب جاگ اٹھے, اسکا انگ انگ مسرت-و-شادمانی س جھوم اٹھا.**

**حضرت محمد (صلى الله عليه وسلم) کی عمر اس وقت 25 بارس تھی اور خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی عمر 40 بارس, آپکے چچا ابو طالب اور امیر حمزہ خدیجہ کے چچا عمر بن اساد کے پاس شادی کا پیغام لی کر گئے, شادی کی تاریخ مقرر ہوئی, طرفین س عزیز-و-اخر'اب اکھٹا ہوئے.  رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کی رضائی ولیدہ حلیمہ سعدیہ کو بھی اس خوشی کی تقریب میں بطور-ی-خاص بلایا گیا, جب ووہ فریغ ہوکر واپس جانے لاگے تو خدیجہ نے 40 بکریاں, ایک اونٹ اور بوہوٹ سا گھریلو سامان دے کر رخصت کیا, کیونکہ اسنے انکے سرتاج کو بچپن میں دودھ پلانے کی سا'عادت حاصل کی تھی.**

**شادی کے باد دین تیزی سے گزارنے لگے. اللہ سبحانہ-و-ت'علا نے قاسم, عبداللہ, زینب, رقیہ, عم-ی-کلسم اور فاطمہ جیسی ہونہار اولاد آتا کر کے انگن عباد کر دیا. ہر طرف بہاریں ہی بہاریں اور ہر سو مسرت-و-شاد'معنی کے دلکش نظرے. لیکن آپ کی طبیعت دین بدین دنیا کی رعنائیوں س اچھات ہونے لگی آپ سال میں مکمل ایک ماہ دنیا و مافیہا س بے نیاز ہو کر گھار-ی-ہیرا میں مصروف-ی-عبادت رہنے لاگے, وہاں پوری یکسوئی کے ساتھ ذکر-و-فکر میں مشغول رہتے. ایک روز اللہ کا کرنا ایسا ہوا کی کیسی نے آپکو بغل میں لیکر خوب دبایا, پھر چوڑ دیا اور کہا آئے محمد! (صلى الله عليه وسلم) پڑھو, آپنے فرمایا: مین تو پڑھا ہوا نہی!! بھلا کیا پڑھوں! اسنے بار بار بغل میں دبا کر یہ جملہ دہرایا, آپنے ہر دفع اسکو یہی جواب دیا, آخر میں اسنے ی الفاظ پڑھ کر سنائے جو قرآن-ی-حکیم کی زینت بانے.**

###### یہ اللہ تعالی ٰ کا معاملہ ہے کہ یہ اللہ تعالی ٰ کا معاملہ ہے جو کہ القاعلاء العلاء کے وسط میں ہے۔

**"پڑھو آئے نبی (صلى الله عليه وسلم) اپنے رب کے نام کے ساتھ جسنے پیدا کیا. جمے ہوئے خون کے لوتھڑے س انسان کی تخلیق کی. پڑھو اور تمھارا رب بدا کریم ہائی, جسنے قلم کے ذریعے علم سکھایا. انسان کو ووہ علم دیا جسے ووہ نا جانتے تھا"**

**اس کے بعد بغل گر غائب ہو گیا، اس دن آپ خوفزدہ ہو کر گھر آئے، آپ کا جسم کانپ رہا تھا۔ اس نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے ڈھانپنے کے لیے ایک کمبل دے دو، مجھے ڈھانپنے کے لیے ایک چادر دے دو۔ آپ کو کمبل دیا گیا، آپ روشنی کی طرف چلے گئے، جب آپ تھوڑا آرام کر رہے تھے تو انہوں نے کہا، "خدیجہ، مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔**

**وفا کی پیکار, صدق-و-وفا کی خوگر, رفیق-ی-حیاۃ نے تسلی دیتے ہوئے عرض کیا:**

**مت ڈرو میرے رب، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا، تمہیں کبھی مایوس نہیں کرے گا، کیونکہ تم سب مہربان ہو، ہمیشہ سچ بولتے ہو، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہو، تمہیں خوش آمدید کہتے ہو اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہو۔**

**اپنی ہمدرد اور غم گسر رفیق-ی-حیاۃ کی زبان س یہ بتیں سنکر آپکے دل کو اطامنان ہوا تو خدیجہ آپکو اپنے ساتھ لیکر اپنے چچا زاد بھین ورقہ بن نوفل کے پاس گائیں. ماجرا یوس کہ سنایا تو اسنے ساری داستان بدے گور س سنی اور یہ جواب دیا:**

**گھرے-ی-ہیرا میں بغل گیر ہونے والا تو وہی مقدس پیغام رسا ہائی جو وہی لیکر حضرت موسی (علیہ السلام) کے پاس آیا کرتا تھا, کاش اس وقت میری زندگی ہو جب قوم انہیں وطن س نکل دیگی.**

**آپنے تجب س پوچھا کیا وقائع میری قوم مجھے وطن س نکال دیگی?**

**اسنے یقین بھرے انداز س کہا ہان! طریق گواہ ہائی آپ جیسی ذمےداری جسکو بھی ساؤنپی گائی اسکی قوم نے اسکے ساتھ یہی سلوک کیا اگر مین زندہ رہا تو اس وقت آپکی بھرپور مدد کارونگا.**

**تاؤ'رات-و-انجیل کے ماہر ورقہ بن نوفل نے اس موقعے پر خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے:**

###### فان یک حقا یا خدیجۃ فاعلمی

###### حدیثک ایانا فاحمد مرسل

###### وجبریل یاتیہ ومیکال معھما

###### من اللہ روح بشرح الصدر منزل

**"آئے خدیجہ!! جو آپنے میرے ساتھ باط کی ہائی اگر یہ حقیقت ہیں تو خوب اچھی تارہ جان لیجئے کی یہ قبیل-ی-ستائش اللہ کا پیغمبر ہائی, جبریل (علیہ السلام) اسکے پاس آتے ہیں اور ساتھ میکائے'ایل فرشتہ بھی ہوتا ہائی, انکو اللہ کی جانب س روح-ال-امین بنا کر اتارا جاتا ہائی, جو آپکے لیے شارہ صدر کا بائیس بنتا ہائی. "**

**خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے لکھت-ی-جگر قاسم اور عبداللہ تو بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے, اپنی لاڈلی بیٹی رقیہ زوجا عثمان غنی کو حبشہ کی حجرات کے لیے دل پر پتھر رکھ کر رخصت کیا کیونکہ کفار کی طرف س اذیت ناک تکلیف س ڈو چار ہونا پڑتا. جب کفار-ی-مکہ نے دیکھا کہ ہمارا کوئی حربہ کار-گار سبیت نہی ہو رہا, اسلام کی شہرت روز-با-روز بڑھتی جا رہی ہیں تو انھوں نے باہمی مشورے س رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کے قبیلہ بانو ہاشم کے ساتھ مکمل سیاسی-و-اقتصادی بائکاٹ کا فیصلہ کر لیا جسے طریق میں محاصرہ-ی-شیعب-ی-ابی طالب کے نام س یاد کیا جاتا ہائی. سیدہ تاہیرا خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے جسکی پوری زندگی ناز-و-نی'ام میں گزاری تھی, شیعب-ی-ابی طالب میں نہایت صبر-و-استقلال کے ساتھ تمام اقتصادی مشکلات-و-مصائب کا کھنڈا پیشانی س مقابلہ کیا, یہ الامناک واقعہ نبوت کے ساتویں سال پیش آیا.  محاصرہ اتنا شدید تھا کی بچے بھوک اور پیاس کی بینا پر بلبلا اٹھے, اور بدوں کو درختوں کے پٹے خ کر گزارا کرنا پڑا, لیکن یہ ساری اندوہ'ناک تکلیف جا-نثار اسلام کو اللہ کی رہ س ہٹانے کا بائیس نا بان سکیں بلکہ فرزندان-ی-اسلام ایسی بھٹی س کندن بان کر نکلے.**

**خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے اوصاف-ی-حمیدہ اور اخلاق-ی-حسنہ اللہ ت'علا کو اس قدر پسند آیا کہ حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کو آسمان س بطور-ی-خاص سلام کہنے کے لیے بھیجا. صحیح بخاری میں حضرت ابو حریرہ (رضي الله عنه) س روایت ہائی کہ رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) نے ارشاد فرمایا: میرے پس جبرئیل (علیہ السلام) آئے, اور مجھے بتایا کہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) برتن اٹھائی آ رہی ہیں اسمیں کچ کھانے پینے کا سامان ہائی, جب ووہ آپکے پس آئے تو یوس اللہ رب-ال-عزت کا اور میرا سلام کہنا, اور یوس جنت میں ایک ایسے غر کی بشارت دینا جو ہیرے کا بنا ہوا ہوگا, اس پر یاقوت س میناکاری کی گائی ہوگی, نا عثمیں شور گوگا ہوگا, اور نا ہی کوئی مہنت مشقت ہوگی.**

**سیدہ تاہیرا خدیجہ-تول-کبریٰ کے باتان س رسول-ی-اکرم (صلى الله عليه وسلم) کے ڈو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئے, پہلے بیٹے کا نام قاسم رکھا گیا اور اسی مناصبت س آپ (صلى الله عليه وسلم) نے اپنی کنیت ابول قاسم رکھی اور دوسرے بیٹے کا نام عبداللہ رکھا اور یوس طیب اور تاہر کے لقب س بھی پکارا جاتا تھا. دونوں بیٹے بچپن ہی میں فوت ہو گئے. دوسرے بیٹے کی وفات پر جب کفار نے یہ کہنا شورو کر دیا کی اب محمد (صلى الله عليه وسلم) کا کوئی نام لیوا نہی رہا, تو اللہ رب-ال-عزت نے سورہ کوثر نازل کر دی. تیسرا بیٹا ابراہیم ماریہ قبطیہ کے باتان س پیدا ہوا. اسکی ابھی مدت-ی-رضا'ات ختم نہی ہوئی تھی کے ہوراں-ی-جنت-ال-فرداس کا جھولا جھلانے کے لیے راہی-ی-ملک-ی-ادم ہو گئے. نبی (صلى الله عليه وسلم) جب یوس آخری وقت میں دیکھا تو سانس اکھڑ چکا تھا, آپنے گود میں اٹھایا, اور زبان-ی-مبارک س ارشاد فرمایا:**

###### یا ابراہیم لا نغنی عنک من اللہ شیئا

**''آؤ ابراہیم! حکم الٰہی کے سامنے ہم آپ کے کسی کام کے نہیں ہو سکتے۔ "**

**پھر ارشاد فرمایا:**

###### لولا انہ امر حق ووعد صدق وان آخرنا سیلحق اولنا لحزنا علیک حزنا ھو اشد من ھذا وانا بک یا ابراہیم لمحزونون تبکی العین ویحزن القلب ولا نقول ما یسخط الرب

**"ہم جانتے ہیں کہ موط عمر-ی-حق اور وعدہ-ی-صدق کے ہائی, ہم جانتے ہیں کہ پیچھے رہ جانے والے بھی پہلے جانے والوں کے ساتھ جا ملنج, اگر ایسا نا ہوتا تو تب ہم ابراہیم کا غم اس س زیادہ کرتے. آنکھ روٹی ہائی, دل غمغین ہیں مگر ہم کوئی باط ایسی نا کھنگے جو رب ت'علا کو نا پسند ہو."**

**جس روز ننھے ابراہیم کا انتقال ہوا اسی روز سورج گراہن بھی ہوا. قدم عرب کا اعتقاد تھا کہ سورج چند کیسی بدے آدمی کی موط س گراہن زادہ ہوتے ہیں. بعض مسلمانوں نے بھی کہنا شورو کر دیا کہ آج سورج ابراہیم کی موط کی وجہ س گھنایا ہائی, یہ باط سن کر رسول-ی-اکرم (صلى الله عليه وسلم) نے خطبہ ارشاد فرمایا:**

###### ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد من الناس ولکنھما آیتان من آیات اللہ فاذا رایتموھا فصلوا

**''سورج اور چاند کسی انسان کی موت کو تاریک نہیں کرتے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔''  جب تم زوال کو دیکھو تو دعا کرو۔''**

**رسول-ی-اقدس (صلى الله عليه وسلم) کی چروں بیٹیاں زینب, رقیہ, امے کلسم اور فاطمہ جوان ہوئی سب نے اسلام قبول کیا. حجرات کی سا'عادت حاصل کی. سیدہ زینب کی شادی ابول آس بن ربیع (رضي الله عنه) س ہوئی. سیدہ رقیہ کی شادی سیدنا عثمان بن افان (رضي الله عنه) س ہوئی, یہ فوت ہو گائی تو سیدہ عم-ی-کلسوم کا نکاح حضرت عثمان (رضي الله عنه) س کر دیا گیا, ایسی بینا پر ظل-نورائیں کے لقب س پکارا جاتا ہائی. سیدہ فاطمہ کی شادی علی (رضي الله عنه) بن ابو طالب کے ساتھ کی گائی.**

**تین بیٹیاں رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کی زندگی میں فوت ہوئی لیکن سیدہ فاطمہ-توز-زہرا (رضی اللہ عنہا) آپکی وفات کے 6 ماہ باد راہی ملک-ی-ادم ہوئیں.**

###### **انا للہ وانا الیہ راجعون**

**خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے تمام بچھوں کی پروارش دیکھ بھال اور تربیت میں بدا اہتمام کیا اور جس غر میں ان قدسی صفات بچھو کی تعلیم-و-تربیت کا اہتمام کیا گیا یوسے عظمت رفعات اور برکت کے چاند لگ گئے کیونکہ تاویل عرصے تک رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) نے اس غر میں قیام کیا, اس غر میں وہی کے ذریعے قر'ان نازل ہوتا رہا.**

**سید-ال-مرسلین, شفیع-ال-مزنبین, ختم-ال-نابیان حجرات تک اسی غر میں رہائش پزیر رہے. یہ عظیم-ال-شان غر اللہ ت'علا کی رحمتوں کے نوزول کا مرکز بان گیا.**

**حجرات کے باد اس غر میں حضرت علی کے بھائی حضرت عقیل بن ابی طالب رہائش پزیر ہوئے, انسے یہ غر کتاب-ی-وہی امیر معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے دور-ی-حکومت میں خرید کر وہاں مسجد تعمیر کروا دی. سبحان اللہ!! خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے غر کو اللہ سبحانہ-و-ت'علا نے ایسا شرف-ی-قبولیت بخشا کے قیامت تک کے لیے یوس سجدہ گاہ-ی-خلیق بنا دیا گیا.**

**سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے نبی (صلى الله عليه وسلم) کے ساتھ 2 رکعت نماز صوبہ اور 2 رکعت شام پڑھا کرتی تھیں. یہ اس وقت کا واقعہ ہائی, جب ابھی نماز فرض نہی ہوئی تھی, لیکن ایمان لانے کے باد طبیعت عبادت-ی-الہی اور ذکر-و-فکر کی طرف راغب تھی.  عثمیں انہے روحانی لذت محسوس ہوتی. اشا'س بن قیس کے بھائی عفیف ال کیندی بیان کرتے ہیں کہ اباس بن عبود-ال- مطالب میرے گہرے دوست تے, کیونکہ ووہ اکثر-و-بیشتر عطریات خریدنے کے لیے یمن میں میرے پاس آیا کرتے تھے, ایک روز ہم مینا کے میدان میں کھاڑے تے کہ ایک خوبصورت جوان وہاں آیا, اسنے خوب تسلی کے ساتھ ہاتھ پاؤں دھوئے, اور سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا, پھر ایک با وقار اورت آئی اسنے بھی ایسے ہی کیا, پھر ایک خوبصورت ہونہار چھوٹی عمر کا لڑکا آیا ووہ بھی انکے ساتھ شامل ہو گیا, مین نے اباس س پوچھا: بھائی یہ کیا کر رہے ہیں? ی کونسا نایا ورزش کا طریقہء اختیار کر لیا.**

**اسنے کہا: یہ نوجواں میرا بھائی عبداللہ کا بیٹا محمد (صلى الله عليه وسلم) ہائی, اسنے ایک نئے دین کا ایلان کیا ہائی, اسنے نبی ہونے کا دعوہ کیا ہائی, اور یہ اس وقت اللہ کی عبادت کر رہے ہیں, یہ اورت اسکی بیوی خدیجہ ہائی, جو سلیقہ شیعر, دولت مند اور انتہائی دانش وار ہائی, اسنے نئے دین کو قبول کر لیا ہائی, اور یہ بچا میرے بھائی ابو طالب کا بیٹا علی (رضي الله عنه) ہائی.  کچ عرصے باد حضرت اباس بن عبدال مطالب کا یہ یمانی دوست مسلمان ہو گیا تو افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا کاش اس روز نماز میں شریک ہونے والا چوتھا فرد مین ہوتا, اس سا'عادت س محرومی کا افسوس مجھے زندگی بھر رہیگا. کیسی نے کیا خوب کہا:**

###### اذا خلت الھدایۃ قلبا

###### نشطت فی العبادۃ اعضاء

**جب رشد ہدایت دل میں اترتی ہے**

**تو جسمانی آ'ز عبادت میں چوکس ہو جاتے ہیں**

**(بحولہ عون العصر: 1/116، مجمع الزوید: 9/222، طبقات ابن سعد: 8/17)**

**خدیجہ (رضی اللہ عنہا) حجرات س تین سال پہلے 65 سال کی عمر میں دائی-ی-اجل کو لبیک کہتے ہوئے جنت-ال-فرداوس کے سفر پر روانہ ہو گائیں.**

###### انا للہ وانا الیہ راجعون

**وفات س چند لمحات پہلے رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) نے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو نزع کی حالت میں دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ جس چیز کو نا پسند کر رہی ہیں اللہ ت'علا نے آپکے لیے عثمیں خیر-و-برکت کے خزانے رکھے ہوئے ہیں. یہ سن کر انکی آنکھوں میں مسرت-و-شادمانی کی چمک پیدا ہو گائی.  زندگی کے اخری لمحات میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے نگاہیں رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کے چہرے پر گڑھی ہوئی تھیں کی انکی پاکیزہ روح قفس-ی-انصاری س پرواز کر گائی.  مکہ معظمہ کی بالائی جانب مقم-ی-حجوں میں انکی قبر طیار کی گائی.  رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) با-ذات-ی-خود قبر میں اترے رفیق-ی-حیاۃ کے جساد-ی-اٹھار کو اپنے ہاتھوں س لہڑ میں اتارا.**

**اس سال آپکو ڈو صدمے پائی دار پائی برداشت کرنا پڑے. پہلا آپکے غم-گسار چچا کا سنیہا-ی-ارتحال پیش آیا اور پھر خدیجہ (رضی اللہ عنہا) رہی-ی-ملک ادم ہوئیں. اس لیے اس سال کو عام-ال-ہوزن یانی سال-ی-غم قرار دیا.  غم کی شدت محاذ ڈو محسنوں کے یک-ی-باد دیگرے ڈاگ-ی-مفرقت دیے جانے کی بینا پر ہی نہی تھی, بلکہ آپکو دراسل زیادہ صدمہ اس بینا پر ہوا کی ڈونو ہستیوں کے دنیا س کوچ کر جانے س دعوت-و-ارشاد کے کام میں مشکلات-و-مصائب میں اضافہ ہونے لگا. چچا نے اپنے اثر-و-رسوخ کو بروئے کار لیٹ ہوئے ہر مشکل وقت میں آگے بدھ کر آپکا دفاع'آ کیا اور رفیق-ی-حیاۃ خدیجہ نے اپنے مال-و-دولت, وفا شیعری-و-خدمت گزاری س آپکے دل کو تسلی دی, اس بینا پر سرور-ی-عالم (صلى الله عليه وسلم) نے انکی وفات کو شدت س محسوس کیا.  خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی وفات کے باد آپ کی طبیعت بجھی بجھی سی رہنے لگی, خولہ بنٹ-ی-حکیم ایک روز تعزیات کے لیے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا: سیدہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے دنیا س رخصت ہو جانے س آپ بدے غمغین دکھائی دیتے ہیں. آپنے فرمایا: کیون نہی! ووہ میرے بچھوں کی شفیق ما تھی, میری غم-گسار اور راز دار تھی, اسنے مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا, میری رفاقت میں آکر ووہ دنیا کی ہر چیز بھول گائی تھی, اسنے محبت وفاداری اور سلیقہ شیعری کا حق ادا کر دیا, مجھے بھلا ووہ کیون نا یاد آئے, مین یوس کس تارہ بھول سکتا ہن!**

**حضرت اناس بن مالک (رضي الله عنه) فرماتے ہیں:**

###### کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بالشیئ یقول اذھبوا بہ الی بیت فلانۃ فانھا کانت صدیقۃ لخدیجۃ

**"رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ فرماتے کہ یہ چیز فلان اورت کے غر پہنچا ڈو, ووہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی ساحلی تھی. "**

**Hazrat Ayesha (رضی اللہ عنہا) farmati hain:**

###### ما غرت من امرءۃ ما غرت من خدیجۃ من ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھا

**"مین کیسی اورت س اتنی جذباز نا ہوتی جتنی خدیجہ (رضی اللہ عنہا) س کیوکہ نبی (صلى الله عليه وسلم) کسرت کے ساتھ اسکا تذکرہ کرتے جو نسوانی غیرت کا بائیس بنتا."**

**Hazrat Ayesha (رضی اللہ عنہا) farmati hain:**

###### ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذبح الشاۃ قال ارسلوھا اصدقاء خدیجۃ فذکرت لہ یوما فقال انی لاحب حبیبھا، وفی روایۃ انی رزقت حبھا

**"نبی (صلى الله عليه وسلم) جب کبھی بکری زیبہ کرتے تو فرماتے کہ گوشت خدیجہ کی سہیلیوں کے غر پہنچا ڈو, مین نے آپکے سامنے اس رویہ کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: جن س خدیجہ کو تعلق خطیر تھا مین بھی انہے قدر کی نگاہ س دیکھتا ہن, میرے دل میں خدیجہ کی محبت غر کر چکی ہائی. "**

**حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول-ال-اللہ جب بھی خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کا تذکرہ کرتے تو ڈیر تک اسکی تعریف میں رطب-ال-لسان رہتے. اسکے لیے بخشش کی دوائیں کرتے. ایک روز جب آپنے میرے سامنے تذکرہ کیا تو مجھ س نا رہا گیا, مجھے غیرت آئی اور مین نے آپکے سامنے کہا: آپ کیا آئے دین اس بدھی اورت کی ذکر چھڑ بیٹھتے ہیں, حالاںکہ اللہ نے آپکو اس س بہتر بیویاں عنایت کی ہائی.**

**میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ وہ غصے سے بھرے ہوئے ہیں۔  یہ صورت حال دیکھ کر میرے ہاتھوں میں موجود طوطے اڑ گئے اور میں نے دل میں دعا کی:**

**اگر آپ کے رسول مقبول کا غصہ ختم ہو گیا تو میں آپ کے سامنے ایسی بات نہیں کہوں گا۔**

**رسول-ال-اللہ نے جب میرے اضطراب اور بیچینی کا مشاہدہ کیا تو شفقت بھرے انداز میں کہنے لاگے عیشا ٹومنے یہ باط کیسے کہ دی?**

###### واللہ لقد امنت بی اذا کفر بی الناس واوتنی اذا رفضنی الناس و صدقتی اذا کذبنی الناس

**"اللہ کی قسم ووہ اس وقت مجھ پر ایمان لائی جب لوگوں نے میرا انکار کیا اسنے مجھے جگہ دی جب لوگوں نے مجھے چوڑ دیا اسنے میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا. "**

**ایسی تارہ خواتین کا کردار دیکھ کر ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہائی:**

###### اور اگر یہ عورتیں تھیں، جیسا کہ ہم ہار گئے

###### میں نے مردوں پر عورتوں کو ترجیح دی

**اگر عورتیں ایسی ہی ہو جیسے آج ہم خو بیٹھے ہیں تو ایسی عورتوں کو مردوں پر فوقیت دے دی جاتی.**

**کھاتوں-ی-جنت سیدہ خدیجہ-تول-کبریٰ (رضی اللہ عنہا) اپنی عمر کی 65 بہاریں دیکھ کر سید-ال-مرسلین صلى الله عليه وسلم کی رفاقت میں 24 سال کچ ماہ گزار کر اللہ کو پیاری ہو گائیں.**

**"اللہ انسے راضی اور ووہ اپنے اللہ س راضی. "**

# ***ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی*** *اللہ عنہا*

**سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ "جبریل (علیہ السلام) میری تصویر سبز ریشم کے غلاف میں لپیٹ کر لائے سید-ال-مرسلین صلى الله عليه وسلم کے خواب میں آئے اور فرمایا: "یہ اپکی دنیا-و-آخرت میں بیوی ہائی"**

**{ترمذی بابل مناقب}**

**یاد رہے نبی کا خواب بمنزیلہ وہی ہوتا ہائی.**

**ہمدم سید-ال-مرسلین (صلى الله عليه وسلم), جگر-ی-گوشہ خلیفۃ-ال-مسلمین, شمع-ی-کشانہ نبوت, آفتاب-ی-رسالت کی کیران, گلستان-ی-نبوت کی مہک, خزانہ-ی-رسالت کا انمول ہیرا, مہر-و-وفا اور صدق-و-وفا کی دلکش تصویر جسکی شان میں قرآنی ایات نازل ہوئی. جسکو حرم-ی-نبوی میں لانے کا اہتمام عثمانوں پر کیا گیا, جسکی تصویر ریشم کے غلاف میں لپیٹ کر حضرت جبریل (علیہ السلام) کے ذریعے دربار-ی-رسالت میں پیش کی گائی, جسکے غر کو عزت-و-احترام کے ساتھ فرشتوں کے جھورموت نے اپنی لپیٹ میں لی لیا. جہاں جبریل (علیہ السلام) اسمان س وہی لائکر نازل ہوتے رہے, جسکی گود میں سیر رکھے رسول-ی-اقدس (صلى الله عليه وسلم) نے دائی-ی-اجل کو لبیک کہا, جسے تعیلم-ی-نبوی پر عبور حاصل تھا, جسے دین-و-دانش کے اعتبار س پوری امت میں ممتاز مقم پر فیض ہونے کا اعزاز حاصل تھا, جسے پوری زندگی دینی مسائل کے حوالے س مرجع-ی-خلیق کا درجہء حاصل رہا, جسے اپنی زندگی میں لسان-ی-رسالت س جنت کی بشارت ملی, امت کی ایسی ہمدرد شفیق اور غم گسار مان جسکے پاس جو بھی آیا جھولیاں بھر کر گیا, جسے ازواج-ی-متحرات میں ایک بلند اور قبیل-ی-رشک مقم حاصل تھا, جسکی جوڑو-سخہ اور علم-و-تقوی کے چرچے عام تے. جنکی خدمت-ی-اقدس میں حضرت جبریل (علیہ السلام) نے بطور-ی-خاص سلام پیش کیا, جسکے حجرے میں رسول-ی-اقدس (صلى الله عليه وسلم) کے جساد-ی-اٹھار کو سپرد-ی-خاق کیا گیا, جہاں ہر دام رحمتوں کا نوزول ہوتا ہائی, جہاں لامہا با لامہا رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) پر دورود-و-سلام کے پھول نچھاور کیے جاتے ہیں, جسے تاریایکھ میں عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے نام س یاد کیا جاتا ہائی, جو فقاہت, ثقاہت, اور امانت-و-دیانت کے آلا معیار پر فایز تھین. ایئیے اس کھاتوں-ی-جنت کی حیات-ی-طیبۃ کے قبیل-ی-رشک کردار کو اپنے لیے مشال-ی-راہ بنائیں.**

###### عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ مجھے 9 خوبیاں ایسی آتا کی گائی, جو مریم بنٹ-ی-عمران(آ.س) کے علاؤہ کائنات کی کیسی کھاتوں کو نہی دی گائی.

**1: جبریل (علیہ السلام) نے میری تصویر سبز ریشم کے غلاف میں لپیٹ کر کہا یہ دنیا-و-آخرت میں آپکی رفیق-ی-حیات ہائی.**

**2: میرے سوا اور کوئی کنواری بیوی محمد (صلى الله عليه وسلم) کے ہبالا-ی-عقد میں نا تھی.**

**3: جب آپ (صلى الله عليه وسلم) کی پاکیزہ روح قفس-ی-انصاری س پرواز ہوئی آپکا مبارک سر میری گود میں تھا اور میرے حجرے میں ہی آپکا جساد-ی-مبارک دفن کیا گیا.**

**4: بعض اوقات فرشتوں نے میرے غر کو عزت-و-احترام کے ساتھ اپنے گھیرے میں لی لیا.**

**5: بعض اوقات وہی ایسے وقت میں نازل ہوتی جب کہ میں آپکے پاس محو-ی-استراحت ہوتی.**

**6: مین رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کے خلیفہ اور صدیقی کی بیٹی ہن.**

**7: اسمان سے میری بارا'ات میں قرآنی ایات نازل کی گائیں.**

**8: میری پیدایش پاکیزا محول میں ہوئی اور پاکیزا سیرت ذات-ی-اقدس سید-ال-مرسلین (صلى الله عليه وسلم) کے ساتھ زندگی بصر کرنے کی سا'عادت حاصل ہوئی.**

**9: مجھے رب-ال-عزت کی جانب س مغفرت اور زرق-ی-کریم کا اعزاز حاصل ہائی.**

**(اسے مسند ابی یالا نے روایت کیا ہے: 4/331-336، مجمع الزوید: 7/241، سیر العالم النبلاء: 2/141)**

**عم-ال-مو'مینین عیشا (رضی اللہ عنہا) نجیب-ال-طرفین تھین. جس غر مین آنکھ کھولی, ہوش سنبھالا اور پروارش پائی, ووہ اسلام کا گہوارا تھا. باپ ایسی عظیم-ال-مراتب'ات ہستی جسکی محبوب-ی-کبریا کے ساتھ رفاقت کا تذکرہ قرا'ان-ی-حکیم کے نورانی الفاظ**

**ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا میں کیا گیا, جسکے تقوی-و-تحارت اور جوڈ-و-سخہ کا تذکرہ اللہ (سبحان-و-تعالٰی) نے وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى 17ۙالَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى 18ۚ میں کیا, جسے سید-ال-مرسلین (صلى الله عليه وسلم) کے پہلو میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہائی, جو قیامت کے دین آپکے ساتھ اتھینج اور آپکے ساتھ ہی جنت میں داخل ہونگے, عیشا (رضی اللہ عنہا) کی ولیدہ ماجدہ عم-ی-رومان بنٹ-ی-امیر ووہ قبیل-ی-ستائش کھاتوں-ی-جنت ہیں جنکے متعلق رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) نے دفناتی ہوئے ارشاد فرمایا:**

###### من سرہ ان ینظر الی امرءۃ من الحور العین فلینظر الی ام رومان

**''جو شخص جنت میں موجود عورت کو دیکھنا پسند کرے اسے چاہیے کہ وہ ام رومین کو دیکھے۔''**

**سیدہ عم-ی-رومان کا پہلا نکاح عبداللہ ازدی س ہوا اسکی وفات کے باد صدیق-ی-اکبر ( رضي الله عنه) کے ساتھ شادی ہوئی. آپکے یہان نرینا اولاد عبدور رحمان پیدا ہوئے, عیشا (رضی اللہ عنہا) نے نبوت کے 25 و سال ماہ-ی-شوال میں با مطابق جولائ 614 ء میں جنم لیا, حجرات س 3 بارس پہلے سید-ال-مرسلین (صلى الله عليه وسلم) س شادی ہوئی, 9 بارس کی عمر میں رخصتی ہوئی 18 بارس کی عمر میں ربیع-ال-اول 11 ہجری کو بیوا ہو گائیں.**

**بچپن میں گڑیا سے کھیلنا اور جھولا جھولنا پسندیدہ کھیل تھے, ایک روز عیشا (رضی اللہ عنہا) گڑیوں کے ساتھ کھیل میں مشغول تھی کہ رسول-ال-اللہ تشریف لی آئے, گڑیوں میں ایک پارو والا گھوڑا بھی تھا, فرمایا: عیشا یہ کیا ہائی? عرض کی یہ گھوڑا ہائی, آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کے تو پر نہی ہوتے, برجستہ کہا: حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے پاس پروں والے گھوڑے تھے, یہ جواب سن کر آپ بے-ساکھتا مسکرائے. اس واقعہ س عیشا (رضی اللہ عنہا) کی فطری حاضر جوابی, مذہبی واقفیت, تاریایکھی معلومات, زکاوت-ی-ذہنی اور زو'اڑ فہمی کا اندازا ہوتا ہائی. حافظہ اس قدر تیز تھا کہ جو ایک باط سن لیٹن ووہ مدتوں یاد رہتی, حجرات کے وقت آپکی عمر 8 بارس تھی, لائقن قوت-ی-حافظہ کا یہ علم تھا کہ حجرات کی تمام جزئیات تک اپکے ذہین پر نقش تھی.**

**عمر کی ابھی نو بہاریں ہی دیکھی تھیں کے کشانہ-ی-نبوت میں شم-ی-فیروزا بان کر جلوا نماح ہوئیں. جب رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کے غر میں خوشیوں کی بہار بان کر آئین آپ ان ڈائنو تنہائی کے اضطراب, مصائب کے حجوم اور سیتم گاریوں کے طلاطم میں ہمدرد-و-غم گسر رفیقہ-ی-حیات خدیجہت-ال-کبریٰ کی وفت کے غم میں تب'ی اک'تحت میں مبتلا تے. ایک روز عثما بن ماز'یون کی بیوی خولہ بنٹ-ی-حکیم آپکی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) آپ دوسری شادی کیو نہی کر لیٹے? آپنے دریافت فرمایا: کس س!! عرض کی بیوا اور کنواری ڈونو تارہ کی لڑکیاں موجود ہیں, پوچھا کون? عرض کی سعودہ بنٹ زمعہ اور عیشا بنٹ-ی-ابو بکر (رضی اللہ عنہا), فرمایا تھیایک ہائی باط کرکے دیکھ لو. باط ہوئی تو صدیق-ی-اکبر نے رضامندی کا اظہار کیا, ایسی تارہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کشانہ-ی-نبوت کے آنگن میں قدم رنجہ ہوئیں اور سودہ بنٹ-ی-زمعہ کو بھی عم-ال مو'مینین بین کا شرف حاصل ہوا. سید-ال-مراسلین (صلى الله عليه وسلم) کو اپنی رفیق-ی-حیات عیشا (رضی اللہ عنہا) س بہوت پیار تھا, حضرت اناس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سید-ال-مراسلین (صلى الله عليه وسلم) س دریافت کیا گیا آپکو سبسے زیادہ کاؤں پسند ہائی? فرمایا: عیشا, دریافت کیا گیا مردوں میں س فرمایا اسکے والد!!**

**حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) جس غر میں رخصت ہو کر آئی تھیں, ووہ کوئی الیشان محل نا تھا بلقہ بنو نجر کے محلے میں مسجد-ی-نبوی کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے چند حجرے بنا دیے گئے تھے, انہی میں س ایک حجرہ سیدہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کا مسکن تھا. یہ مسجد کے شرقی جانب واقع' تھا, حجرے کی وس'ات 6 س 7 ہاتھ س زیادہ نا تھی. دیوار مٹی کی بانی ہوئی تھی اور چاٹ کھجور کی ٹہنیوں اور پٹوں س بنائی گائی تھی, بارش کے اثرات س محفوظ رکھنے کے لیے اوپر کمبل ڈال دیا گیا تھا, بلند اتنا کہ کوئی کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو چاٹ کو لگ جائے, دروازہ صرف ایک پٹ کا کیواڑ تھا, لائقن ووہ کبھی بند نا ہوا, پردے کے لیے صرف ایک کمبل لٹکا دیا گیا تھا, حجرے س متس'ال ایک بالا خانہ تھا, جس میں آپنے ازواج-ی-متحرات س بائکاٹ کرکے ایک مہینا گزارا تھا, ایک چٹائی, ایک بستر, ایک چال بھرا ٹکیا, قجوریں رکھنے کے لیے برتن, پانی رکھنے کے لیے ایک مشکزہ اور پانی پینے کے لیے صرف ایک پیالہ تھا, یہ غر اگرچے روحانی دولت س مالا مال تھا, لائقن دنیاوی مال-و-منال س اکثر خالی رہتا, دراسل مالی وسائل کی کمی خود سید-ال-مرسلین (صلى الله عليه وسلم) کو دلی طور پر مرغوب تھی, اور آپ اسکے لیے گاہے-با-گاہے دعا بھی فرمایا کرتے تے. آپکی اکثر-و-بیشتر ی دعا ہوتی:**

**''الٰہی، مجھے مسکین میں زندہ رکھ اور مجھے اسی حالت میں اپنے پاس بلاؤ اور مسکینوں کے ساتھ عذاب کو اٹھاؤ۔''**

**سید-ال-مرسلین کے غر کے انتظامات سیدنا بلال ( رضي الله عنه) کے سپرد تے, وہی تمام حجروں میں سال بھر کا غلہ تقسیم کرتے, بعض اوقات گھریلو ضروریت پوری کرنے کے لیے بہار س قرض بھی لینا پڑتا. جب رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کا سنیہا-ی-ارتحال پیش آیا تو پورا عرب مشکر ہو چکا تھا, تمام صوبوں س مرکزی بیط-ال-مال میں وفیر مقدار میں نقدی اور غلہ جمعہ ہونے لگا, لائقن جس دین آپنے وفت پائی سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) کے غر پورے ایک دین کے گزارے کا سامان بھی نا تھا, اس کیافیت کو آپنے عمر بھر بداستور قائم رکھا, آسودگی کے ایام میں بے-شمار مال آیا, لائقن شام س پہلے فقرا-و-مسکین میں تقسیم کر دیا جاتا. سیدہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے اخلاق کا سبسے ممتاز پہلو انکی تبی فیاضی اور کشادہ دستی تھا, حضرت عبداللہ بن زبیر (رضي الله عنه) فرماتے ہیں کے: حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) اور حضرت اسما (رضی اللہ عنہا) ڈونو بہنے بھوت فیاض, کشادہ دل اور سخی تھین, جو کچ ہاتھ آتا, اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتیں, ڈونو میں فرق صرف ی تھا حضرت عیشا زرع زرع جوڑ کر جمعہ کر لیا کارٹن جب کچ رقم اکٹتا ہو جاتی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتیں اور حضرت اسما (رضی اللہ عنہا) کی عادت ی تھی کہ جو چیز جب کبھی ہاتھ لگی اس وقت اللہ کی راہ میں خرچ کر دی, یہ مساکین اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے بے-دریغ قرض بھی لی لیا کارٹن تھی, جب آپسے پوچھا گیا کہ آپ لوگوں کی مدد کے لیے قرض کیو لیٹی ہیں? فرمایا: جس شخص کی قرض ادا کرنے کی نیت ہوتی ہائی اللہ اسکی مدد فرماتا ہائی, مین اللہ ت'علا کی اس عنایت اور مدد کو ڈھونڈھتی ہن.**

**حضرت ارواح فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) نے ایک ہی مجلس میں 70,000 درہم اللہ کی راہ میں تقسیم کر ڈی اور اپنا کپڑا سبکے سامنے جھاڑ دیا جسمیں درہم باندھے ہوئے تھے. ایک دفع حضرت امیر معا'ویا (رضي الله عنه) نے شام س ایک لاکھ درہم بھیجے, رات س پہلے سبکے سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیے, اس دین حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) کا روضع تھا, خادمہ نے کہا اس میں س کچ افطاری کے لیے رکھ لیا ہوتا, فرمایا ٹومنے مجھے پہلے یاد کروا دیا ہوتا, ایسی تارہ حضرت عبداللہ بن زبیر (رضي الله عنه ) نے ایک لاکھ درہم حضرت عیشا کی خدمت میں بھیجے, آپ نے اسی وقت اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیے.**

**ایک دین سیدہ عیشا صدیقہ کا روضع تھا ایک مانگنے والی نے کھانے کے لیے کچ مانگا آپنے خادمہ کو حکم دیا غر میں جو روٹی ہائی اسکو دیدو, اسنے عرض کی شام افطاری میں اسکے سوا غر میں کچ نہی, آپنے تلخ لہجی میں ارشاد فرمایا یہ تو یوس کھانے کے لیے دیدو شام آئی تو دیکھا جائیگا, شام ہونے س پہلے کیسی نے پکا ہوا گوشت با-طور-ی-توحفہ بھیجا, خادمہ س فرمایا: دیکھا یہ تمھاری روٹی س بہتر اللہ ت'علا نے انتظام کر دیا ہائی.**

**سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) نے اپنا ایک رہائشی مکان امیر معا'ویا کو فروخت کر دیا, اسکی جو قیمت ملی ووہ تمام کی تمام اللہ کی راہ میں خرچ کر دی. عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کو اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر (رضي الله عنه) کے ساتھ بھوت لاد پیار تھا. یہ بھی اپنی خلع کی خلوص-ی-دل اور بادے شوق س خدمت کیا کرتے تے. ایک دفع سیدہ عیشا صدیقہ کی فایاضی اور دریا دلی دیکھ کر کہنے لاگے: خلع جان کا ہاتھ روکنا پڑیگا, جب آپکو اس باط کا علم ہوا تو بہوت ناراض ہوئی کافی عرصے تک انسے خفا رہی کہ یہ مجھے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے س روکیگا, بھلا ی کیسے ہو سکتا ہائی مجھے اس کار-ی-خیر س روکنے والا ی کاؤں ہائی? یوس ی باط کہنے کی جرت کیسے ہوئی بدی مشکل س آپکا غصہ ٹھنڈا ہوا اور انہے معاف کرتے ہوئے دار گزر کیا.**

**سیدہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کا دل بھوت نرم تھا. باط باط پر آپکی انکھوں س آنسو گرنے لگتے. ایک دین کا واقعہ ہائی کہ ایک مانگنے والی اورت آپکی خدمت میں حاضر ہوئی اسنے اپنی گود میں ڈو ننھے من بچے اٹھائی ہوئے تھے. اس وقت سیدہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس کھجور کے صرف تین دانے تے ووہ اس اورت کو دے دیے. اسنے ایک ایک کھجور ڈونو بچوں کو دے دیے اور ایک اپنے موہ میں ڈال لی. ایک بچے نے اپنے حصے کی کھجور جلدی س خ کر حسرت بھری نگاہ س اپنی مان کی طرف دیکھنا شورو کر دیا, اسنے کھجور اپنے موں س نکالی اسکو ڈو ہیسو میں تقسیم کیا, اور ڈونو بچوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا. مان کی محبت کا یہ دل آویز منظر دیکھ کر عم-ال-مو'مینین سیدہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے انکھوں س آنس'او ٹپکنے لاگے.**

**نیرنگی-ی-دوراں دیکھیے! اتنی پاک بعض شرم-و-حیا کی پیکار, امت کی ہمدرد-و-گھمگو'سر کھاتوں-ی-جنت کو بھی بد بخت منافقین کی یہ ریشا دوانیوں اور سازشوں کا سامنا کرنا پڑا. 5 ہجری ماہ-ی-شبان میں سید-ال-مرسلین (صلى الله عليه وسلم) لشکر-ی-اسلام لائکر نجد کی طرف روانہ ہوئے. نجد کے قریب قبیلہ بانو مستلق کا مش'ہور-و-معروف موریا'سی نامی ایک چشمہ تھا, وہاں لشکر-ی-اسلام کا کفر س آمنا سامنا ہوا لائقن خون ریز جنگ کی نوبت نا آئی.**

**اس دفع لشکر-ی-اسلام میں منافقین کی بوہوٹ بدی تعداد شریایک ہوئی. اس سفر میں رسول-ی-اقدس (صلى الله عليه وسلم) کے ہمراہ سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) تھیں. اس وقت انکی عمر صرف 14 بارس تھی, جسم ڈبلا پتلا تھا, سفر پر روانہ ہوتے وقت اپنی بہن اسما (رضی اللہ عنہا) س ہار لائکر پہن رکھا تھا. ہار کی لڑیا بہوت کمزور تھیں, واپسی پر لشکر نے ایک جگہ پڑاو کیا, سیدہ عیشا قضائی حاجات کے لیے قدر-ی-دور چالی گائیں. واپس آنے لگیں تو اچانک دیکھا کے گیل میں ہار نہی ہائی وہیں ڈھونڈھنا شورو کر دیا. جس س واپسی میں ڈیر ہو گائی تلاش-ی-بسیار کے باد ہار تو مل گیا, لائقن لشکر وہاں س روانہ ہو چکا تھا. طریق-ی-کار یہ تھا کہ سربان-ی-محمل اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیتے اور سفر پر روانہ ہو جاتے. چونکہ سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) کے ڈبل پتلے بدن کی وجہ س اٹھاتے وقت سربان کو اس باط کا احساس نہی ہوا کہ ووہ محمل میں موجود نہی ہیں, اسنے حسب-ی-معمول محمل کو اٹھایا اونٹ پر رکھا اور چل دیا. سیدہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) پڑاو کی جگہ پہوچین تو وہاں کیسی کا نام-و-نشان ہی نہی تھا. دل میں خیال آیا جب قافل والے اگلی منزل پر مجھے مجود نہی پائینگے تو لینے کے لیے واپس آ جائینگے. ایسی خیال میں چادر ادھ کر وہی لیٹ گائیں.**

**جب سپیدہ-ی-صوبہ نمودار ہوئی تو صفوان بن معطل (رضي الله عنه) وہاں پہوچے. انکے ذمے کام ہی یہی تھا کہ یہ لشکر کے پیچھے پیچھے راہیں اور گیری پڑی چیزوں کو اٹھا لیا کریں. انہونے دیکھا کہ کوئی میدان میں چادر اڑھے ہوئے لیٹا ہوا ہائی, قریب آئے, اور قریب آئے اور انا للہ پڑھتے ہوئے اپنا اونٹ بٹھا دیا. عواض سن کر عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) بیدار ہوئیں اور اونٹ پر ساور ہو گائیں. صفوان نے اونٹ کی مہر پکڑی اور پیدل چل دیے اگلی منزل پر دوپہر کے وقت لشکر-ی-اسلام نے پڑاؤ کیا ہی تھا کہ صفوان بن معتصل (رضي الله عنه ) اونٹ کی مہا'آر پکڑے ہوئے وہاں پہچ گئے. قافلی میں شامل سب لوگوں کے سامنے عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) اونٹ س نیچے اترین. صرف اتنی سی باط تھی کہ جسکو منافقین کی سازش اور ریشا-ی-دوانی نے بتنگڑ بنا دیا, دوراں-ی-سفر بعض اوقات اس قسم کے واقعات پیش آ جیا کرتے ہیں. لائقن منافقون کے سردار عبداللہ بن ابائی سلول نے موقعے کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے خوبس-ی-باطن کا اظہار کرتے ہوئے عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے خلاف کیچڑ اچھلنا شورو کر دیا. یہ باط پورے مدینا میں پھیلا دی گائی کہ (نعوذباللہ) سیدہ عیشا پاکیزہ نہی راہین انکا کردار مشکوک ہو گیا ہائی. منافقین کے علاوہ حسن بن سبیت, ہمنا بنٹ-ی-جحش اور مستہ بن اساسا بھی اس پروپیگنڈ میں شریایک ہو گئے. رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) ی سورت-ی-حال دیکھ کر بہوت پریشن ہوئے لائقن عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کو اس گھناؤنی سازش کا کوئی پاتا نہی تھا. ایک روز رات کے وقت مستہ کی بدھی ولیدہ کے ہمراہ بہار تشریف لے جا رہی تھی کہ یوس ٹھوکر لگی تو اسنے مستہ کو برا بھلا کہا, عیشا نے کہا بادے تجب کی باط ہائی آپ ایک بدری صحابی کے خلاف نازبہ کلیمت استمال کر رہی ہیں. اسنے کہا آپکو معلوم نہی کہ ووہ کس گھناؤنی سازش میں ملاویس ہائی, اور پھر ساری داستان سیدہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کو سنا دی. اپنے متعلق نازبہ کلیمات سن کر انکے او'سان کھاتا ہو گئے, وہیں س واپس غر لوٹ آئین, زار-و-قطعار رونا شورو کر دیا, اچانک گھموں کا پہاڑ ایسا ٹوٹا کہ آنسو تھمنے کا نام ہی نہی لیٹے, آپکی غم گو'سر, شفیق اور ہمدرد مان نے ہر چند دلاسا دیا کہ ٹم اپنے خاوند کی چاہیٹی بیوی ہو اسلئے تمھارے خلاف ی سازش سوچی سمجھی اسکیم کے تحیط طیار کی گائی ہائی, بیٹی صبر کارو! جلدی حلات درست ہو جائینگے, حضرت صدیق-ی-اکبر (رضی اللہ عنہا) نے بھی دلاسا دیا لائقن شرم-و-حیا کی پیکار پال بھر کے لیے چائیں نہی آ رہا تھا ووہ دل گرفتہ تھیں انکے وہم-و-گماں میں بھی نا تھا کہ زندگی میں ایسے دین بھی آ سکتے ہائی, ایسی دوراں حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) رسول-ال-اللہ کے یہان س اپنے والد محترم کے غر قیام پزیر ہو گائیں.**

**ایک دین ڈونو مان باپ اپنی نور-ی-چشم کے پاس بیٹھے تسلی دے رہے تے کہ رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) تشریف لائے, آپنے نہایت شفقت بھرے انداز مین فرمایا: "عیشا اگر کوئی غلطی ہو گائی ہائی تو توبہ کر لو, اللہ معاف کرنے والا ہائی." عیشا (رضی اللہ عنہا) کے آنکھو س آنسو ایکدم خوشک ہو گئے, اپنی ولیدہ س کہا: "اما جان جواب دایں مین آپکی گود میں پالی ہن, آپکا دودھ پیا ہائی, آپکے آنگن میں پروارش پائی." لائقن ولیدہ خود غم کی تصویر بانی بیٹھی تھیں, دل گرفتہ, افسردہ اور پریشن تھیں, خاموش راہین مہر-ی-بلب تھی, آنکھوں میں آنسو طیر رہے تھے. بے-باسی کا ی منظر دیکھ کر ابا جان س کہا آپ ہی کوئی جواب دیدے ووہ بھی خاموش رہے, یہ صورت-ی-حال دیکھ کر خود ہی مخاطب ہوئیں اور کہا:"اگر مین اس نا-کردا گناہ کا انکار کارون اور میرا اللہ خوب جانتا ہائی کی مین اس جرم س پاک اور بالقل باری ہن آپ لاگ یوس سچ نہی مانینج آپکے دل کو تسلی نہی ہوگی, مین اس موقعے پر جبکوہ ی باط سارا سر عام ہائی حضرت یوسف (علیہ السلام) کے باپ کا جواب ہی دینا پسند کرونگی, لہذٰا میرا جواب یہ ہائی, فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ (صبر ہی بہتر ہائی, اسکے خلاف جو ٹم بیان کرتے ہو) "**

**حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ مین نے بہوت سوچا کہ ذہیں میں یوسف (علیہ السلام) کے والد حضرت یعقوب (علیہ السلام) کا نام مستحضر ہو جائے لائقن غم کی وجہ س ذہیں پر دباؤ اتنا تھا کہ فکر-ی-بسیار کے باوجود یہ نام ذہیں میں نا آ سکا. یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کی سید-ال-مرسلین پر و'ہی نازل ہونا شورو ہو گائی, وہی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپنے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا, آپکے پیشانی پر پسینے کے قطرے موتیوں کی تارہ چمک رہے تھے, آپنے ی ایات تلاوت کرنا شورو کر دین.**

###### It's a matter of 1,00,00,000, and it's a matter of 1,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,000,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,00,0 It's a matter of allah's opinion that the people of the world are in the 12th of a month. 13.13,13-13-13-13-13-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-1-'علاع'، 'علاع'، 'علاع'، 'علاع'، 'علاع'، 'علاع'، 'علاع'، 'الاء'، 'الا'، 'الا' یہ حقیقت ہے کہ میرے پاس بہت زیادہ پیسے ہوں گے، میں 15 سال کا ہونے جا رہا ہوں، میں 15 سال کا ہونے جا رہا ہوں، میں 15 سال کا ہونے جا رہا ہوں۔ 17 ایوب آل الاعلاء العلاء العاعی العاعی ؓ، "الاعاء"، "آل العاع"، "آل العاء"، "آل الاعاء"، "آل العاء"، "آل عا"، "آل عا"، "آل ع"، "آل الاعاء"، "الاعاء"، "آل الاعاء"، "آل الاعاء"، "آل العاعی"، "آل عاعی"، "آل عاع"، "آل الاعاء"، "آل الاعاء"، "آل الاعاء"، "آل الاعاء"، "آل الاع"، "آل الاعاء"، "آل العاء"، "آل الاعاء"، "آل العاء"، "آل الاعاء"، "آل العاء"، "آل الاعاء"، "آل العاء"، "آل الاعاء"، "آل العاء"، "آل الاعاء"، "آل العاء (الف) "الاعاء و الاعلاء العلاء العلاء الاء الاء و الا اللہ اللہ تعالی ٰ الا اللہ اللہ تعالی ٰ و آل الا اللہ اللہ تعالی ٰ و آل الا الشیخ طعان فاسع العلاء، علاء، العلاء، العلاء، علاء، الاعلاء، العلاء، علاء، الاعلاء، علاء، الاعلاء، علاء، العلاء

**"جو لاگ ی بہتان گھڑ لائے ہیں ووہ تمھارے ہی اندر کا ایک تولہ ہیں, اس واقعہ کو اپنے حق میں شار نا سمجھو بلقہ یہ بھی تمھارے لیے خیر ہی ہائی, جسنے عثمیں جتنا حصہ لیا, اسنے اتنا ہی گناہ سمیٹا اور جسنے اسکی ذمےداری کا جتنا بدا حصہ اپنے سر لیا اسکے لیے تو عزاب-ی-عظیم ہائی. جس وقت ٹم لوگوں نے یوس سنا تھا اسی وقت کیو نا مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ س نائیک گماں کیا اور کیو نا کہ دیا کہ یہ سریح بہتان ہائی. ووہ لاگ اپنے الزام کے صبوت کے چار (فور) گواہ کیو نا لائے? جب کہ ووہ گواہ نہی لائے ہیں. اللہ کے نزدیایک وہی جھوٹے ہیں. اگر ٹم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور رحیم نا ہوتا تو جن باتوں میں ٹم پڑ گئے تے انکی پیداش میں بدا عزاب تمھے آ لیٹا (غور کارو اس وقت ٹم کیسی ساخت گلتی کر رہے تھے) جبکہ تمھاری ایک زبان س دوسری زبان جھوٹ کو لیٹی چالی جا رہی تھی, اور ٹم اپنے زبان س ووہ کچ کہے جا رہے تے جس کے متعلق تمھے کوئی علم نا تھا. ٹم یوس ایک معمولی باط سمجھ رہے تھے, ہلاکی اللہ کے نزدیایک یہ بدی باط تھی, کیون نا ٹومنے ی سنتے ہی یہ کہ دیا کہ ہمیں ایسی باط زبان س نکلنا زیب نہی دیتا. سبحان اللہ یہ تو ایک بہتان-ی-عظیم ہائی. اللہ ٹم کو نصیحت کر رہا ہائی کہ آیندہ کبھی ایسی حرکت نا کرنا اگر ٹم مومن ہو. اللہ تمھے صاف صاف ہدایت دیتا ہائی اور ووہ علیم-و-حلیم ہائی. جو لاگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں فحاشی پھیلے ووہ دنیا-و-آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں, اللہ جانتا ہائی ٹم نہی جانتے. اگر اللہ کا فضل اور رحم-و-کرم ٹم پر نا ہوتا اور یہ باط نا ہوتی کہ اللہ بدا شفیق اور رحیم ہائی (تو یہ چیز تمھارے اندر پھیلائی گائی تھی بدترین نتائج دیکھا دیتیں) آئے لوگوں جو ایمان لائے ہو شیطان کے نقش-ی-قدم پر نا چلو. اسکی پیروی جو کوئی کریگا ووہ تو یوس فحش اور بدی کا ہی حکم دیگا. اگر اللہ کا فضل-و-رحیم اور کرم ٹم پر نا ہوتا تو ٹم میں س کوئی شخص پاک نا ہو سکتا, مگر اللہ ہی ہائی جسے چاہتا ہائی پاک کر دیتا ہائی, اللہ سننے و جاننے والا ہائی"**

###### **(سورۃ النور:11-21)**

**حضرت صدیق-ی-اکبر ( رضي الله عنه) اور مان امے رومان (رضی اللہ عنہا) اپنی لکھت-ی-جگر, نور-ی- چشم کی شان میں قرآنی ایات سنکر مسرت اور شدت منڈی کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

**عیشا اٹھو اپنے سرتاج کا شکریا ادا کارو, عم-ال مو'مینین حضرت عیشا (رضی اللہ عنہا) نے برجستہ کہا مین تو اپنے اللہ کا شکر ادا کرونگی جسنے میری شان میں قرآنی ایات نازل کی جو قیامت تک تلاوت کی جائےگی, رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) نے محبت بھرے انداز میں فرمایا: عیشا خوش ہو جاو اللہ نے تمھے باری کر دیا. ی حادثہ واقعہ-ی-افق کے نام س تاریخ میں مشہور ہوا.**

**اس واقعہ کے باد سرور-ی-عالم (صلى الله عليه وسلم) کے دل میں عیشا (رضی اللہ عنہا) کا مقام-و-مرتبہ اور زیادہ بدھ گیا. حضرت عمر بن آ'اس نے ایک دفع رسول-ال-اللہ س پوچھا یا رسول اللہ آپکو دنیا میں سبسے زیادہ محبوب کاؤں ہائی? فرمایا: عیشا (رضی اللہ عنہا) عرض کیا مردوں م? فرمایا: " اسکا باپ." ایک دین حضرت عمر (رضي الله عنه ) نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ کو سمجھاتے ہوئے کہا: "بیٹی عیشا کی ریس نا کیا کارو, رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کے دل میں اسکی قدر-و-منزلت بہوت زیادہ ہائی."**

**مین جملا وجوہات میں س ایک وجہ ی بھی تھی کے عیشا (رضی اللہ عنہا) فہم-ی-مسائل, اجتہاد-ی-فکر اور حفاظ-ی-احکام میں تمام ازواج-ی-متحرات میں ممتاز تھیں. ایک واقعہ پر رسول-ال-اللہ نے ی بھی فرمایا:**

###### کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران وآسیۃ امرءۃ فرعون وان فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام

**"مردوں میں بھوت کامل گزرے لائقن عورتوں میں س مریم بنٹ-ی-عمران اور ایشیا زوجا-ی-فرعون کے سوا کوئی کامل نا ہوئی اور عیشا کو عورتوں پر اسی تارہ فضیلت ہائی, جس تارہ سرید کو تمام خانوں پر."**

**رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) عیشا کی باتیں بدی رغبت س سنا کرتے تھے. اور انکے ساتھ خوش گوار مسکراہٹ کے ساتھ پیش آتے, ایک دفع عید کا دین تھا حبشی عید کی خوشی میں مسجد-ی-نبوی نائزہ بازی کے کرتب میں مشغول تے. عیشا (رضی اللہ عنہا) نے تماشا دیکھنے کا ارادا ظاہر کیا, آپ آگے بڑھے اور ووہ پیچھے اوٹ میں کھڑی ہو گائیں. جب تک ووہ خود تھک کر پیچھے نا ہو گائیں, آپ برابر اوٹ کیے کھاڑے رہے. کبھی کبھی دل لگی کے لیے ایک دوسرے کو کہانی بھی سنایا کرتے تھے. آپ نے ایک روز عیشا (رضی اللہ عنہا) کو خرافہ نامی شخص کی کہانی سنائی جسے جنت اٹھا کر لی گئے تھے. اسی تارہ ایک روز عیشا (رضی اللہ عنہا) نے 11 سہیلیوں کی تفصیلی کہانی سنائی جسے رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) نے بادے انہماک س سنا. عیشا (رضی اللہ عنہا) فرمانے لگی:**

**ایک دن 11 دوست آپس میں باتیں کر رہے تھے، سب نے اتفاق کیا کہ آج ان میں سے ہر ایک اپنے گھر والوں کی کہانی سنائے گا اور کچھ نہیں چھپائے گا۔ ایک دوست نے بات شروع کی اور کہا کہ میرا کھووند اونٹ کی وہ چیز ہے جو پہاڑ پر رکھی ہوئی ہے، اس میں کوئی کھیت نہیں ہے، کوئی گاڑی اس تک نہیں پہنچ سکتی، نہ ہی اچھی ہے، کوئی اسے اٹھا نہیں سکتا۔ دوسرے دوست نے کہا: میں اپنے کھووند کا حال نہیں بتاؤں گا، اگر میں بیان کرنا شروع کروں تو یہ ایسی طویل کہانی ہے، ڈر ہے، کہو کہ امریکہ سے کچھ نہیں نکلے گا۔ تیسرے نے کہا: "میرا خوانڈ بوہوت گاہسیلہ ہے، اس سے بات کچھ کہیں تو جو طلاق دے دے، چپ راہون تو یہ بھی مشکل سمجھوتہ کوہ بیہی ہوں اور نا بن بیہی۔ چوتھا اقتباس: کہہ دو کہ میں حجاز کی رات کی مانند ہوں، نہ ٹھنڈا ہوں اور نہ گرم، یعنی مزاج۔ پانچواں اقتباس: جب میں گھر آتا ہوں تو چیتا بن جاتا ہوں اور جب باہر جاتا ہوں تو شیر کی شکل اختیار کر لیتا ہوں۔ وعدہ پورا کرنے والے کو آئی ایف اے اے احد کی یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چھٹا اقتباس: اگر وہ میرا خوانی کرتا ہے تو سب کچھ گپ شپ میں چلا جاتا ہے، اگر کوئی مشارب پیتا ہے تو اتنا ہی پکڑ لیتا ہے جتنا اس کے سامنے آتا ہے، اگر وہ ایک ساتھ لیٹ جاتا ہے تو پوری چادر اٹھا لیتا ہے، کبھی کبھی فرق کرنے کے لیے ہاتھ چادر سے باہر نہیں نکلتا۔ ساتویں نے کہا: میرا خادم مغرور بھی ہے اور غیر انسان بھی، کبھی غصے میں سر توڑ دیتا ہے اور کبھی غصے میں آکر پسلیوں کو کاٹ دیتا ہے۔ آٹھویں نے کہا کہ "میرا کھووند چونے میں خرگوش کی طرح نرم اور نرم ہے اور خوشبو میں چمبیلی کی طرح خوشبودار ہے۔ ''میرے شہر میں ایک بہت بڑی حویلی ہے،'' نوی نے کہا، ''وہ اپنے دل میں لمبا ہے، وہ کھلے دل کا ہے اور دولت سے مالا مال ہے۔ غلام نے کہا، "واہ، وہ میرا مالک ہے، تم کیا جانتے ہو کہ مالک کیسا ہے؟" وہ ان تمام لوگوں سے بہتر ہے جن کی آج اس اجتماع میں پوجا کی گئی ہے، اور جب وہ اپنی زبان اپنی زندگی کے لوگوں کو دینے والا ہے تو اس کے پاس اونٹوں کی ایک بڑی تعداد ہے۔ گیارہویں دوست نے نہایت دل سے اس کی شاہور پڑھی اور کہا کہ میرے خوند کا نام ابو زرعی ہے، میرے دوستو، تم ابوذرعی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ اس نے میرے کانوں اور بازوؤں کو زیورات سے بھر دیا، اس کی مسکراہٹ نے میرا دل خوش کر دیا، اس نے مجھے بکریوں کے چرواہوں کے گھر میں دیکھا، لیکن مجھے گھوڑوں کے درمیان لے آیا جو دیکھ رہے تھے، رونے والے اونٹاس، اور گھر کے فرنیچر، ہر جگہ خوش، مسکراہٹ صرف مسکراتی ہے، جب میں بولتا ہوں تو کوئی برا نہیں کہتا، لیکن میں اپنے چہرے کو گھورتا رہتا ہوں، اگر میں سوتا ہوں تو صبح کرتا ہوں، میں نہیں جاگتا کہ کہیں میں بے چین نہ ہو جاؤں، جان، میرے دوستو! ابوزرعہ کی والدہ بھی ایک بڑی عظیم خاتون ہیں، میں ان کے کپڑوں کی گٹھلی کو کیا بتاؤں، بھوت بھائی اور ان کے رہنے کا گھر بھی ایک بڑا واسی ہے، ابو زرعہ کے بیٹے کو کیا کہنا ہے، اس سے کیا کہنا ہے، اگر وہ سوتا ہے تو ننگی تلوار لگتا ہے، اگر کھاتا ہے تو پورا بکرا کھا جاتا ہے، ابو زرعاء کی پیاری بیٹی کے بارے میں کیا کہنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور سوتن کے لیے قابیل رشک، ابوزرعی کی خادمہ، وہ اتنی اچھی مانس ہیں کہ باہر گھر کے بارے میں کبھی کچھ نہیں دہراتیں، اناج ضائع نہیں کرتی، گھر کو صاف ستھرا رکھتی ہیں۔**

**رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) بادے تحمل اور انہماک س ڈیر تک ی کہانی سنتے رہے پھر فرمایا: عیشا! مین تمھارے لیے ویسہ ہی ہو جیسا ابو زر'آ عم-ی-زراء کے لیے تھا. لائقن این ایسے وقت جب آپ لطف-و-محبت کی باتوں میں مصروف ہوتے اچانک اذان کی عواض آتی آپ فورا اٹھ کھاڑے ہوتے. حضرت عیشا بیان کارٹن ہیں کہ پھر یہ معلوم ہوتا کہ آپ ہمیں پہچانتے ہی نہی, اللہ (سبحان-و-ت'علا) کی محبت تمام محبتوں پر غالب آ جاتی. سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم.**

**عیشا (رضی اللہ عنہا) ایک سفر میں رسول-ال-اللہ کے ہمراہ تھیں. صدیق-ی-اکبر اور دیگر بہوت س صحابہ کرم بھی سفر میں شریایک تھے. سہرا میں ایک جگہ پڑاو کیا. صدیقہ-ی-کائنات کے گلی کا ہار اس سفار میں بھی طوط کر گیر گیا. بعض صحابہ کو اس کی تلاش پر معمور کر دیا, ہار کا کاہن سوراغ نا ملا. سرور-ی-علم (صلى الله عليه وسلم) اپنے خیمے میں محو-ی-استراحت تے, نماز-ی-فجر کا وقت ہو گیا, وضو کے لیے پانی موجود نا تھا, صحابہ کے ڈیلوں میں تشویش کی لہر دوڑنے لگی, چائیے ما-گوئیاں ہونے لگیں کے عیشا (رضی اللہ عنہا) کی وجہ س ی سورت-ی-حال پیش آئی. صدیق-ی-اکبر نے حالت کو دیکھتے ہوئے اپنی بیٹی س قداری ترش لہجی میں کہا: اپنے کیا ہمارے لیے ی مصیبت کھڑی کر رکھی ہائی, آپکی وجہ س سب قافلے والے پریشن ہیں, نماز کا وقت گزرتا جا رہا ہائی, یہان وضو کے لیے پانی مئیاسر نہی, اپکو اپنے گیل کی ہار کی پڑی ہائی, این ایسے وقت پر تیامم کی ایات نازل ہوئیں:**

###### والقاعاء، علاء، علاء، علا، ع

**"اگر ٹم بیمار ہو یا حالت-ی-سفر م, یا حاجات-ی-کروری س فارغ ہوئے ہو, یا عورتوں س مقربت کی ہو اور ٹم پانی نہی پاتے تو پاک مٹی کا قصد کارو اور اس س کچ موں اور ہاتھ پر پھیر لو, اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہائی".**

**(سورة النساء: 43)**

**قرآن-ی-حکیم کا یہ حکم سنتے ہی جن زبانوں پر خوف-و-شکایات تھا ووہ عیشا (رضی اللہ عنہا) کی تعریف-و-توصیف میں بدل گئے. مشہور-و-مارو'اف صحابی حضرت اسائید بن ہوزائر (رضي الله عنه ) فرمانے لاگے: آل-ی-ابو بکر کا امت پر یہ کوئی پہلا احساں تو نہی, اسکے علاوہ بیشماراحسنات ہیں, حضرت ابو بکر صدیق تھوڑی ڈیر پہلے اپنی بیٹی کو ڈانٹ پیلا رہے تھے, تیامم کی آیت سنتے ہی مسکراتے ہوئے کہنے لاگے کہ بیٹا مجھے معلوم نا تھا کوہ ٹم اتنی عظیم اور با-برکت ہو کے رب عرش-ی-عظیم کو تیری ادائیں اتنی پسند ہیں کہ تیری وجہ س اسمان س ایسا حکم نازل کر دیا گیا جو قیامت تک امت کے لیے باعث-ی-رحمت ہائی, بیٹا جیتی رہو خوش رہو شاد رہو عباد رہو, تیرے ذریعے اللہ ت'علا نے مسلمانوں کو کتنی اسانی اور سہولت بخش دی. باد عزا روانگی کے لیے اونٹ کو اٹھایا گیا, تو اسکے نیچے س گیرا ہوا ہار بھی مل گیا.**

**9 ہجری تک لشکر-ی-اسلام کا سر-زمین عرب کے بیشتر صوبوں (پراونس) پر قبضہ ہو چکا تھا. مرکز-ی-اسلام مدینہ منورہ میں مال-و-دولت کی فراوانی ہو چکی تھی, قومی خزانہ بھرتا جا رہا تھا. ازواج-ی-متحرات میں بیشتر سرداران-ی-قبائل کی شہزادیاں شامل تھیں, جنہو نے اپنے غاروں میں ناز-و-نی'ام میں زندگی بصر کی تھی, انہونے مال-و-دولت کی ریل پائل دیکھ کر رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کی خدمت میں ی مطالبہ کر دیا کوہ ہمارے گھریلو مصارف پر نظر سانی کرتے ہوئے معقول اضافہ کیا جائے. آپکو دنیا طلبی کا ی انداز نا گوار گزرا, ان ڈائنو آپکو گھوڑے س گرنے کی وجہ س چوٹ بھی لگی ہوئی تھی, آپنے ازواج-ی-متحرات س ایک ماہ کنارا کشی کا ایلان کرتے ہوئے عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے حجرے کے اوپر بالا-خانہ میں رہائش اختیار کر لی جس س تمام غاروں میں کوہرام مچ گیا. 29 روز کے باد جب آپ نیچے عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے حجرے میں تشریف لائے تو آپنے ارشاد فرمایا: "دنیاوی مال-و-دولت چاہتی ہو یا میرے ساتھ ایسی تارہ روکھی سوکھی خ کر زندگی بصر کرنا چاہتی ہو? اس سلسلے میں ٹم اپنے مان باپ س بھی مشورہ کر لو." عرض کی یا رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) مین قربان میرے مان باپ قربان, مین اس سلسلے میں بھلا اپنے مان باپ س مشورہ کیو کارون, مای اللہ اور رسول کو پسند کرتی ہن مجھے دنیا نہی چاہیے. یہ جواب سن کر رسول-ال-اللہ کا چہرہ مبارک خوشی س خیل اٹھا. ازواج-ی-متحرات کی بینا پر رسول-ی-اکرم (صلى الله عليه وسلم) کو کبیدہ خطیر دیکھ کر اللہ ت'علا نے ی حکم نازل کیا:**

###### یاعاء 28 و آء اللہ

**"آئے نبی (صلى الله عليه وسلم) اپنی بیویوں س کہ ڈو اگر ٹم دنیاوی زندگی اور اسکے ذائب-و-زینت چاہتی ہو تو آؤ تمھے دنیاوی فائدے دے کر احساں انداز میں چوڑ ڈن اور اگر ٹم اللہ رسول اور دار-ی-آخرت چاہتی ہو تو اللہ تعالٰی نے ٹم میں س نائیک عورتوں کے لیے اجر-ی-عظیم طیار کر رکھا ہائی"**

###### (سورہ احزاب: 28-29)

**یہ الہی فیصلہ سنکر سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) نے محبت اور وارفتگی کا والہانہ انداز اختیار کرتے ہوئے دنیاوی فوائد س دستبرداری کا ایلان کر دیا اور ساتھ ہی معصومانہ انداز میں خدمت-ی-اقدس میں عرض گزر ہوئی کہ میری اس دلی خواہش کی دوسری بیویوں کو پاتا نا چھلے, آپ (صلى الله عليه وسلم) نے جان-نصاری کا ی محبوبانہ انداز دیکھ کر مسکرائے اور فرامایا: مای دنیا میں مو'اللیم بان کر آیا ہن نا کہ جابر. سورت-ی-حال کا جائزہ لائکر ازواج-ی-متحرات نے وہی موقف اختیار کیا جو عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) نے اختیار کیا تھا, جس س تمام غاروں میں چہل پہل دوبارا لوٹ آئی, مدینے میں اضطراب-و-بیچینی کی ٹینڈ-و-تیز لہریں امن, آش'تی اور سکھوں میں بدل گائی.**

**سیدہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ مین نے ایک روز رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کو گھوڑے پر بیٹھے ایک شخص س باتیں کرتے ہوئے دیکھا آپ گھوڑے کی گردن کے بالوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے. مین نے آپسے دریافت کیا کہ آپ آج گھوڑے پر بیٹھے ڈھیا کلبی س باتیں کر رہے تھے, اور آپنے اپنے ہاتھ گھوڑے کی گردن پر رکھے ہوئے تھے, آپنے حیران ہو کر پوچھا کیا آپنے مجھے دیکھ لیا تھا? عرض کی : ہان, فرمایا: ووہ ڈھیا کلبی کی سورت میں حضرت جبریل (علیہ السلام) تھے, آپکو بھی اس نے سلام کہا ہائی. عیشا (رضی اللہ عنہا) نے برجستہ و علیھی اس'سلام وراحمتولاحی وبراکتوہ کہتے ہوئے فرمایا: اللہ ت'علا مہمان-و-میزبان کو جزع-ی-خیر عطا کرے, کیا کہنے کتنا ہی اچھا مہمان اور کتنا آلیشان میزبان ہائی!**

**حضرت اناس (رضي الله عنه) س روایت ہائی کے رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) سیدہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے. عیشا نے بہار ایک اجنبی شخص کو کھاڑے دیکھا. رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) کو ات'تلہ دی, آپ بہار تشریف لی گئے, کیا دیکھتے ہیں کہ جبریل (علیہ السلام) کھاڑے ہیں, آپنے فرمایا: اندر تشریف لی آتے, انہو نے فرمایا: ہم ایسے غاروں میں داخل نہی ہوتے جس میں کتا یا تصاویر ہو, آپنے دیکھا کہ ایک پیلا کونے میں ڈبکا ہوا بیٹھا ہائی, آپنے یوس بہار نکالا تو حضرت جبریل تشریف لائے.**

**عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) علم-و-فضل کے اعتبار س بادے بلند مقم پر فایز تھیں, دینی مسائل دریافت کرنے کے لیے صحابہ کرام اور صحابیت آپسے رجوع کیا کرتے تھے, سینکڑوں صحابہ کرام نے آپسے روایات نقل کی ہائی, تمام صحابہ کرام میں سات (7) عظیم-ال- مراتبت ہستیاں ووہ ہیں جن س ہزاروں کی ت'داد میں اہادیت-ی-رسول صلى الله عليه وسلم منقول ہیں, جیسے کے ابو حریرہ, عبد ال رحمان, س پانچ ہزار تین ساؤ چھوتر (5تھوساد 3 ہنڈرڈ اند 75) اہادیت مروی ہیں. عبداللہ بن عمر بن خطاب, ( رضي الله عنه) س ڈو ہزار چھے ساؤ تیس (2630), سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) س ڈو ہزار ڈو ساؤ داس (2210), عبداللہ بن اباس ( رضي الله عنه) س ایک ہزار چھے ساؤ ساتھ (1660), جبیر بن عبداللہ انصاری (رضي الله عنه ) س ایک ہزار پانچ ساؤ چالیس (1540) اور سیدنا سعد بن مالک ابو سید خودری س ایک ہزار پانچ ساؤ چالیس (1540) اہادیت مروی ہیں. ان سات یو'اول-ال-عظم علم-و-فضل میں ممتاز ہستیوں کا تذکرہ درج زیل اش'آر میں کیسے عمدہ انداز میں کیا گیا ہائی.**

###### ایک ہزار سے زیادہ اخبارات میں سے سات کا حوالہ دیا گیا ہے۔

###### منتخب شخص کے بارے میں حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نقصان دہ ہے۔

###### ابوہریرۃ، سعد، جابر، انس

###### صدیقۃ وابن عباس، کذا ابن عمر

**"سات صحابہ کرام جنہو نے مو'زار قبیلے کے منتخب پسندیدہ محبوب پیغمبر س ایک ہزار س زاید اہادیت نقل کی ووہ ہیں, ابو حریرہ, سعد, جبیر, اناس, عیشا, عبداللہ بن اباس, اور عبداللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہم.**

**امام ذہابی (رحمه الله) لکھتے ہیں کہ عیشا (رضی اللہ عنہا) پوری امت کی عورتوں س زیادہ عالم فاضل اور فقیہ تھیں. انکا ی تبصرہ حقیقت پر مبنی ہائی, کیونکہ عیشا (رضی اللہ عنہا) نے صدیق-ی-اکبر کے غر پروارش پائی, نبی اکرم (صلى الله عليه وسلم) کے غر ازدواجی زندگی بصر کی, علم-ی-نبوت س بارہ-ی-راست فیضیاب ہوئیں, قرآنی آیت کے اسباب-ی-نوزول کی 'اینی شاہد تھین. انکا حجرہ وہی الہی کے نوزول کا ماہوار-و-مرکز رہا پھر انہے بھلا افقہ-0-نیسا-ال-عماہ کا اعزاز کیون حاصل نا ہوتا.**

**خلافت-ی-رشیدہ کے دور میں عیشا صدیقہ کا فتوی رائج رہا. مشہور تابع'ی امام مسروق (رحمه الله) س کیسی نے پوچھا کیا سیدہ عیشا وراثت کا علم بھی جانتی تھیں, تو فرمایا مجھے قسم ہائی اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہائی, کیبر صحابہ کرام رضي الله عنه کو عیشا صدیق (رضی اللہ عنہا) س وراثت کے مسائل پوچھتے مین نے بچشم-ی-خود دیکھا. حضرت ارواح بن زبیر (رضي الله عنه) اپنی خلع حضرت عیشا کے پاس اکثر-و-بیشتر اوقات دینی مسائل دریافت کرنے آیا کرتے تھے, اس بینا پر دوسرے صحابہ کرام ان پر رشک کیا کرتے تھے, کیوکہ ان سب کے نزدیایک حضرت عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) تمام صحابہ س بدھ کر عالم-و-فاضل تھین اور حضرت ارواح بن زبیر بھانجا ہونے کے صباب بلا روک ٹوک انکے پاس مسائل لی جا کر دریافت کر سکتے تھے. یہ عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) کی بہن اسما بنٹ ابو بکر کا بیٹا تھا, اور عبداللہ بن زبیر (رضي الله عنه) کا حقیقی بھائی تھا.**

**علم-و-فضل, باطنی خوبیوں اور اوسا'اف-ی-حمیدہ کی وجہ س رسول-ی-اکرم کو سیدہ عیشا کے ساتھ بیپانہ محبت تھی. ایک دفع عیشا صدیقہ کے سر میں درد تھا, رسول-ال-اللہ خود بھی بیمار تھے, آپنے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر ٹم میری زندگی میں اللہ کو پیاری ہوئی تو مین تمھے اپنے ہاتھ س غسل ڈونگا اور اپنے ہاتھوں س تیری تجہیز-و-تکفین کارونگا, اور تیرے لیے دعا کارونگا. عیشا نے بھی مسکراتے ہوئے ازراء-ی-تفنون جواب دیا: یا رسول اللہ (صلى الله عليه وسلم) یون معلوم ہوتا ہائی کہ آپ میری موط کا جشن مناتے. اگر ایسا ہو جائے تو مجھے امید ہائی کہ آپ ایسی حجرے میں نئی بیوی لا کر عباد کرینگے. رسول-ال-اللہ ی باط سن کر بے-ساکھتا تبسم فرمانے لاگے, ایسی بیماری میں رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) اللہ کو پیارے ہوئے.**

**عیشا (رضی اللہ عنہا) بیان فرماتی ہیں کہ سرور-ی-علم (صلى الله عليه وسلم) میرے غر میں میری باری کے دین میرے گود میں اللہ کو پیارے ہوئے. زندگی کے آخری لمحات میں میرا اور آپکا لواب-ی-داہن اللہ رب-ال-عزت نے یون ملایا کہ آپ میری گود میں سیر رکھے ہوئے تے میرا بھائی عبد ال رحمان اندر آیا اسکے ہاتھ میں مسواک تھی آپ میسواک کی طرف شوق بھری نظروں س دیکھنے لاگے, مین پہچان گائی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں, مین نے عرض کی میسواک پیش کارون تو آپنے سیر س اشارا کیا ہان! مین نے بھائی جان س مسواک لائکر آپکے ہاتھ میں تھما دی, میسواک قدر ساخت تھی, مین نے عرض کیا کیا مین ایسے نرم کر ڈن آپنے اشارا کیا ہان, مین نے اپنے ڈانٹن س چبا کر یوس نرم کیا, اور آپکی خدمت میں پیش کیا. آپ یوس اپنے ڈانٹن پر مالنے لاگے, اس تارہ میرا لواب-ی-داہن آپ کے لواب-ی-داہن س مل گیا, مین یوس بہوت بدی نعمت سمجھتی ہن, بالاصحابہ میرے لیے بہوت بدی سا'عادت تھی. آپکے سامنے پانی بھرا ہوا ایک برتن پڑا تھا, جس میں آپ بار بار ہاتھ بھگو کر اپنے چہرے پر مالٹے, اور اپنی زبان س ی الفاظ ادا کرتے: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہی بلاشبہ موط کی مدھوشیاں اللہ کی پناہ, پھر آپنے ہاتھ کے ساتھ اوپر اشارا کرتے ہوئے "فی الرفیق الاعلئ" کہا اور جان قفس-ی-انصاری س پرواز ہو گائی.**

**عیشا صدیقہ (رضی اللہ عنہا) نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند انکے حجرے میں اتر آئے, جب رسول-ال-اللہ کا صانع-ی-ارتحال پیش آیا اور آپ عیشا کے حجرے میں دفن ہوئے, تو حضرت صدیق-ی-اکبر نے ارشاد فرمایا: عیشا تیرے خواب کی ی تعبیر ہائی آج پہلا چاند تیرے حجرے میں جلوا گار ہوا, باد عزا صدیق-ی-اکبر اور فاروق-ی-عظم رضى اللہ تعالى عنہما اس حجرے میں دفن ہوئے تو خواب کی تعبیر مکمل ہوئی.**

**سیر-و-عالم-ال-نبالا میں امام ذہابی (رحمه الله) نے ایک روایت نقل کی ہائی جس میں رسول-ال-اللہ (صلى الله عليه وسلم) نے ارشاد فرمایا: نبی کی روح اسکی پسندیدہ جگہ میں قبض کی جاتی ہائی. اس س سبیت ہوا کی رسول-ی-اقدس (صلى الله عليه وسلم) کو سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) کا حجرہ سبسے زیادہ پسند تھا.**

**عم-ال-مو'مینین سیدہ عیشا (رضی اللہ عنہا) نے 17 رمضان ال-مبارک باروز منگل 58 ہجری کو چھیاسٹھ سال (66) کی عمر میں دا'آئی-ی-اجل کو لبیک کہتے ہوئے جنت-ال-فرداس کی راہ لی. انا للہ وانا الیہ راجعون آپکو جنت-ال-بقی میں دفن کیا گیا. ابو حریرہ (رضي الله عنه ) نے نماز-ی-جنازا پڑھائی, دفن کرنے س پہلے عبداللہ بن محمد بن عبد ال رحمان بن ابی بکر صدیق (رضي الله عنه ) قبر میں اترے اور اپنے ہاتھوں س عم-ال-مو'مینین کو لہڑ میں اتارا.**

###### **"اللہ انسے راضی اور ووہ اپنے اللہ س راضی"**